احیائے تصوف کا علمبردار

ماہنامہ نوائے صوفیہ

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۱۳

ماہ دسمبر ۱۹۹۵ء



شاہ سید محمد نوربخشؒ کے آستانہ مبارک کا اندرونی منظر

احیائے تصوف کا علمبردار

نوائے صوفیہ

شمارہ نمبر ۱۴ — ماہ دسمبر ۱۹۹۵ء — قیمت ۱۰ روپے

مدیر و ناشر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

فہرست مضامین

بدل اشتراک زر سالانہ

پاکستان	-/120 روپے سالانہ
سعودی عرب	-/1400 روپے (بشمول خصوصی ڈاک چارجز)
کویت	-/600 روپے سالانہ
متحدہ عرب امارات	-/600 روپے سالانہ
انڈیا	-/400 روپے سالانہ
یورپ	-/600 روپے سالانہ

فلیٹ نمبر ۲، بلاک نمبر ۱۴
سیکٹری IV آئی ایٹ I
اسلام آباد

ایڈیٹر اینڈ پبلشر: محمد بشیر نے پرنٹ شاپ 99 ۔ 6 ویسٹ بلیو ایریا، اسلام آباد سے چھپوا کر A ۔ 358 سیکٹر 1/6-G اسلام آباد سے شائع کیا

دنیوی کی انجام دہی میں صرف کرتا ہے وہ بھی خالق حقیقی کے نزدیک عبادت شمار ہوتا ہے۔ مثلاً کسب حلال کرنا عین عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ جس کے بارے میں رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا "الکاسب حبیب اللہ"

اسی طرح حصول علم و حکمت بھی عبادت کا درجہ رکھتا ہے جس کے بارے میں ارشاد نبویؐ ہے۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ

اسی طرح ہر وہ کام جو حلال ہو اور اس میں خلق خدا کی بھلائی مضمر ہو عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر احکام الٰہی کی پاسداری کا اہتمام کیا جائے تو کھانا پینا بھی ایک خدائی فریضے کی انجام دہی ہے۔ اور جزو عبادت ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کلوا و شربوا ولا تسرفوا ؀ اسی طرح روزہ دار کا سونا بھی جزو عبادت اور باعث خیر و برکت ہے۔

لیکن آہ وہ بے قیمت اور بے وقعت وقت جو لہو و لعب کی نذر ہو جاتا ہے۔

وہ وقت جو لہو و لعب میں گزرتا ہے کسی طور بھی جزو عبادت بننے کے لائق نہیں۔ کیونکہ خالق حقیقی نے خود اعلان فرمایا ہے کہ لہو و لعب میں انہماک مومن کے شایان شان نہیں

والذین ھم عن اللغو معرضون ؀

بد قسمتی سے تہذیب و تمدن کی ترقی کے اس دور میں انسانوں کی زندگی کا بیشتر حصہ جزو عبادت الٰہی بننے کی بجائے بے کار اور برباد ہو جاتا ہے اور اس کا سبب اس آسان ترین فارمولے پر عمل نہ کرنا ہے کہ اگر انسان چاہے تو امور دنیوی بھی جزو عبادت الٰہی بن سکتے ہیں۔

ہم اکیسویں صدی کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ آنے والے وقتوں میں ہم بے عملی رہبانیت اور ترک دنیا کو اپنا وطیرہ بنانے کے متحمل ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہمیں امور دنیوی کو بھی ہر حال میں نبھانا ہو گا۔ حصول علم و حکمت کا فریضہ بھی انجام دینا ہو گا اور تسخیر کائنات کے اہم ترین مشن کو بھی پورا کرنا ہو گا لیکن ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ اپنی کل زندگی کو عبادت الٰہی کے لئے مختص کئے بغیر بھی نجات کا کوئی راستہ نہیں۔ پس اس کا بہترین حل یہی ہے کہ ہم اپنے روزمرہ زندگی کے جملہ امور کو بھی

(باقی صفحہ نمبر ۲۷ پر)

چہرہ نما

ادارہ نوائے صوفیہ کے لئے یہ امر باعث تاسف ہے کہ نومبر ۱۹۹۵ء کے شمارے میں نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن براہ یونٹ کے کونسل آف گائیڈنس اور مشاورتی کونسل کے ممبران کے اسمائے گرامی کمپوزنگ کی غلطی کے باعث شائع ہونے سے رہ گئے تھے۔ یہ نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

این وائی ایف براہ بالا یونٹ کے کونسل آف گائیڈنس کے ممبران کے نام

1 ۔ سید جمال الدین چیئرمین کونسل آف گائیڈنس
2 ۔ ایس ایم غلام نبی ممبر کونسل آف گائیڈنس
3 ۔ حاجی خلیل احمد ممبر کونسل آف گائیڈنس
4 ۔ بابو احمد علی ممبر کونسل آف گائیڈنس

مشاورتی کونسل کے ممبروں کے نام

1 ۔ منور علی ممبر یونین کونسل براہ
2 ۔ غلام مہدی ممبر یونین کونسل براہ
3 ۔ ثناء اللہ سماجی کارکن
4 ۔ صوفی عبداللہ سماجی کارکن
5 ۔ نمبردار جان محمد

(گزشتہ سے پیوستہ)

مجموعہ شریعت محمدیہ

ابو العرفان علامہ محمد بشیر

وسنور المسلم و ما یوکل لحمہ طاھر و
مطھر و سور الکلب و الخنزیر و الکافر نجس و
منجس........ ویجوز الصلوۃ علیہ بالکراھۃ ٥

ترجمہ: مسلمان اور حلال گوشت جانور کا جوٹھا پاک ہے اور دوسروں کو پاک کرنے والا ہے۔ کتا خنزیر اور کافر کا جوٹھا خود ناپاک ہے اور دوسروں کو ناپاک کرنے والا ہے۔ حرام گوشت جانور کا جوٹھا مکروہ ہے اگر وہ حرام گوشت جانور مُردار خور ہو لیکن اُس کے منہ پر کوئی ناپاکی ظاہر نہ ہو تو اُس کا جوٹھا سخت مکروہ ہے اور ناپاکی ظاہر ہو تو اُس کی ناپاکی کوئی پوشیدہ چیز نہیں۔ اگر پانی میں کوئی ایسا جانور مر جائے جس کی جائے پیدائش پانی ہے مثلاً مچھلی، کیکڑا وغیرہ یا وہ کیڑے مکوڑے جنہیں بہنے والا کوئی خون نہیں مثلاً مکھی، مچھر، بھڑ اور بچھو تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ غسل خانے کا گرم پانی خود پاک ہے اور دوسروں کو پاک کرنے والا ہے اگرچہ اُسے گوبروں اور گندگیوں سے گرم کیا گیا ہو۔ غسل خانے میں موجود دو قلّے کی مقدار کا وہ پانی جس میں جذام والا، برص کی بیماری والا یا خارش والا غوطہ لگائے تو وہ پانی ناپاک ہے۔ دیگر تمام نجاستوں کے علاوہ وہ یہ بھی لوگوں کو نقصان دیتا ہے۔ چنانچہ غسل خانے میں استعمال کیا ہوا دو قلّے کی مقدار کے پانی کا استعمال کرنا بالکل ہی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اثر انداز ہونے والی بیماریوں سے بچنا واجب ہے۔ غسل خانے کے فرش پر فرش کے رنگ کے علاوہ کسی اور رنگ کا اثر نہ ہو اور خوب کھرچ لگانے کے دوران کوئی اور اثر واقع نہ ہو جائے تو وہ غسل کی وجہ سے پاک ہو جاتا ہے اور مکروہ طور پر اُس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

وضاحت

فقہ احوط کی مندرجہ بالا عبارتوں میں جوٹھے پانی کے بارے میں امور ذیل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۔ پاک اور پاک کن جوٹھا پانی۔
۲۔ ناپاک اور ناپاک کن جوٹھا پانی۔
۳۔ مکروہ تنزیہی کا حامل جوٹھا پانی۔
۴۔ مکروہ تحریمی کا حامل جوٹھا پانی۔
۵۔ آبی مردار جانور والا پانی۔
۶۔ خون نہ رکھنے کیڑے مکوڑے پڑے ہوئے پانی۔
۷۔ غسل خانے کا گرم کیا ہوا پانی۔
۸۔ جزام والے کا استعمال شدہ دو قلّہ کا پانی۔
۹۔ کوڑھ والے کا استعمال شدہ دو قلّہ کا پانی۔
۱۰۔ خارش والے کا استعمال شدہ دو قلّہ کا پانی۔
۱۱۔ رنگ کے عدم تغیر کا کرشمہ۔

تفصیل وضاحت

۱۔ مسلمان اور حلال گوشت جانور کا جوٹھا بذات خود پاک ہے اور وہ دوسری ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کے لئے استعمال کرنے قابل بھی ہے۔ مسلمان ہونے کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ وہ پانچ ارکان اسلام کا معتقد اور ان پر عمل پیرا رہنے والا ہو۔ مختصراً مسلمان کا کم از کم درجہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنے والا ہو۔

۲۔ کتا، کافر اور سؤر کا جوٹھا بذات خود ناپاک ہے اور دوسری پاک

چیزیں ان کے جوٹھے پانی کی وجہ سے ناپاک ہو جاتی ہیں۔ گویا ان ناپاک مخلوقات کا جوٹھا پانی ہر پاک چیز کو ناپاک بنا دیتا ہے۔

۳۔ حرام گوشت جانور کا جوٹھا مکروہ ہے بشرطیکہ وہ گوشت خور جانور نہ ہو۔ یہ کراہت تنزیہی والی ہے۔

۴۔ اگر حرام گوشت جانور گوشت خور جانور ہو۔ مگر اس کے منہ پر کوئی ناپاک حصہ گوشت نہ لگا ہوا ہو تو ایسا جوٹھا پانی تحریمی طور پر مکروہ ٹھہرایا گیا ہے۔ گوشت خور جانور مردار خور نہ ہو بلکہ وہ ذبح کیا ہوا حلال جانور کا گوشت کھا چکا ہو تو اس حالت میں اس کا جوٹھا پانی مکروہ تنزیہی ٹھہرے گا۔

۵۔ اگر پانی میں کوئی اشیا۔ جانور مر جائے جس کی جائے پیدائش ہی پانی ہو مثلاً مچھلی، کیکڑا، اور دریائی کچھوا وغیرہ تو ایسے جانوروں کے پانی کے اندر موت آنے پر پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے۔

۶۔ جن کیڑوں کے جسم میں خون موجود نہیں ہوتا مثلاً مچھر، مکھی، بھڑ وغیرہ تو ایسے کیڑے پانی میں پڑنے سے بھی پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے۔

۷۔ غسل خانے میں عام طور پر نہانے کے لئے گرم پانی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے برتنوں میں گرم پانی رکھا جاتا ہے۔ ایسا گرم پانی بھی خود پاک ہے اور دوسری ناپاک چیزوں کو پاک کرنے والا بھی ہے۔ اگرچہ پانی گرم کرنے کے لئے ناپاک چیزیں کیوں نہ جلائی گئی ہوں۔

۸۔ جس غسل خانے میں دو قلہ کی مقدار کا پانی رکھا گیا ہو۔ اس پانی میں جرام کی بیماری والا کوئی بیمار نہا چکا ہو۔ وہ پانی بھی دیگر تمام ناپاک چیزوں کے علاوہ ناپاک ہے۔ لوگوں کو سخت نقصان دیتا ہے۔ کیونکہ یہ متعدی مرض ہے۔ متعدی مرض سے بچنا ضروری ہے۔

۹۔ جس غسل خانے میں دو قلہ کی مقدار کا پانی ہو اور اس پانی میں کوڑھ کی بیماری والا کوئی بیمار نہا چکا ہو تو اس سے بھی وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کوڑھ بھی متعدی مرض ہے۔ ایسے پانی کے استعمال سے دوسرا صحت مند فرد بھی کوڑھ کا شکار ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ غسل خانے رکھے گئے دو قلہ کی مقدار کے پانی میں اگر خارش والا کوئی فرد بشر نہا چکا ہو تو اس سے بھی وہ پانی دوسروں کے لئے استعمال کے قابل نہیں رہتا ہے۔ بلکہ وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ خارش بھی متعدی مرض ہے۔ اگر خارش کا شکار کوئی جانور بھی اس میں ڈبکی لگا چکا ہو تو اس سے بھی وہ پانی ناپاک ہو گا۔ دو قلہ کی مقدار دور جدید میں ڈھائی سو لٹر کا ہوتا ہے۔ پس شریعت محمدیہ نے یہ حکم لگایا کہ غسل خانوں میں رکھے گئے دو قلہ کی مقدار کے پانی کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ ایک ضروری احتیاطی تدبیر بھی ہے۔

۱۱۔ اگر غسل خانے کے فرش پر صرف فرش کے رنگ کے سوا کسی ناپاکی کا اثر نہ دکھائی دیتا ہو بلکہ پوری طرح غور کرنے پر بھی اس کا کچھ پتہ نہ چل سکتا ہو۔ تو وہ فرش غسل کرنے کی وجہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ غسل خانے کے ایسے فرش پر اگر نماز پڑھنے کی نوبت آئے تو وہاں پر نماز پڑھنا مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ تاہم جواز کا درجہ حاصل ہے۔

(جاری ہے)

تنظیم فدائیان آل رسولؐ
صوفیہ نور بخشیہ کریں کے جنرل سیکرٹری کا دورہ کراچی

تنظیم فدائیان آل رسول صوفیہ نور بخشیہ کے مرکزی جنرل سیکرٹری جناب روزی علی شیری ایک ہفتے کے تنظیمی دورے پر کراچی پہنچے تو تنظیم فدائیان آل رسولؐ صوفیہ نور بخشیہ کریں یونٹ کراچی کے کارکنوں نے جنرل سیکرٹری کا والہانہ استقبال کیا۔ یاد رہے کہ مرکزی جنرل سیکرٹری کراچی یونٹ کے ایک اہم اجلاس میں شرکت کے لئے گئے تھے۔ انہوں نے کراچی یونٹ کی کارکردگی پر اظہار خیال کرتے ہوئے اسے اطمینان بخش قرار دیا اور تمام کارکنوں کے آپس میں خلوص و محبت اور رواداری کو سلام پیش کیا بعد ازاں مرکزی جنرل سیکرٹری نے مرکزی صدر کا پیغام پڑھ کر سنایا اجلاس میں مختلف تنظیمی و مذہبی امور زیر غور آئے۔ کراچی یونٹ کے صدر نے تنظیم ہذا کے شعبہ نشر و اشاعت کی جانب سے شائع کردہ۔ مجموعہ اوراد افضل الدعا" کی خوب پذیرائی پر مبارک باد پیش کی۔

تقابل ادیان

غلام نبی

(۳) تبتیم:

اس حصہ میں بارہ کتابیں ہیں جو تین حصوں پر مشتمل ہے۔

(الف) الکتب الالذمہ مضامیر (زبور) الامثال سلیمان و ایوب

(ب) پانچ محلات اشعار مثنار اتوت اور ارمیہ کے اشعار

(ج) کتب دانیال عزار نحمیہ اخبار ایام اول اخبار ایام للثانی ۔ یہ کل ۲۴ اصفار ہے جبکہ رومن کیتھولک کے نزدیک ان کی تعداد ۳۰ ہے۔

بخت نصر کے یروشلم پر حملہ کے وقت یہ کتاب تلف ہو گئی اور اس کے بعد صرف ربانیوں کے حافظوں کے ذہن میں محفوظ رہی پھر ایک ربانی (عزار نے) ازرا، نے ان کو جمع کیا تو چار سو قبل مسیح میں رومی بادشاہ نے پھر یونانیوں کو تہس نہس کر دیا اور ازرا کی جمع کردہ تورات جلادی پھر یھوہ حقانی نے تورات جمع کی مگر پھر رومیوں نے اسے جلا دیا۔ ربی ازرا نے اسے یونانی سے عبرانی میں منتقل کیا آخرکار شاہ مصر بطالی موس نے یونان سے تورات کو پھر جمع کیا۔

طالمود

یہود کے نزدیک تورات مکمل کتاب مقدس نہیں بلکہ کچھ روایات اور بھی ہیں جو کہ وحی غیر مکتوب ہے اور یہ روایات حضرت ہارون علیہ السلام اور ان کی اولاد کی وساطت سے ازراد تک پہنچی ۔ ازرا نے تورات کی کتابت کے لئے علماء کی مجلس قائم کی آخری رکن شمعون ۳۰۰ قبل مسیح میں ہوا۔ یہ سلسلہ ایک عالم سے دوسرے عالم کے پاس منتقل ہوتا رہا ۔ دوسری صدی عیسوی کے نصف آخر میں یوخاس نے اسے مجموعی شکل میں مدون کرنا شروع کر دیا۔

۲۰۶ عیسوی میں ربی یہودہ نے اسے مدون کیا اس تمام عرصہ کی روایات کو طالمود کہتے ہیں اس کو مدون کرنے کے بعد اس کا نام مشنا رکھ دیا اس کے دو معنی ہیں۔

(۱) زبانی تعلیم (۲) شریعت مکرارہ ۔ کیونکہ یہ تورات میں بیان کردہ باتوں کی تکرار بھی ہے اور تکمیل بھی ۔ دراصل علماء بنی اسرائیل کے عہد نامہ عتیق کی روشنی میں قائم شدہ روایات پر مبنی ہے کیونکہ عام لوگوں کے لئے اس کا سمجھنا آسان نہ تھا چنانچہ بعد میں اس کی تفسیر لکھی گئی جس کا نام جمارہ رکھا گیا۔

طالمود دو ہیں (۱) فلسطینی ۔ یہ مختصر اور جامع ہے چوتھی صدی عیسوی میں اس کی تکمیل ہوئی ۔ یہ مشنا پر مبنی فلسطینی عالموں کی تفسیر پر مبنی ہے۔

(۲) بابلی ۔ اس کے لکھنے میں فلسطینی طالمود سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اور یہ حجم میں تین گنا بڑی ہے چھٹی صدی عیسوی میں مکمل ہوئی اور یہ مشنا پر بابلی علماء کی تفسیر ہے۔ (دونوں کی مشنا ایک اور متن علیحدہ علیحدہ تھا۔)

یہود کے نزدیک طالمود کی اہمیت

یہود طالمود کو بہت اہمیت دیتے ہیں ان کے نزدیک تورات کو طالمود کے بغیر سمجھنا مشکل ہے۔ تورات بمنزلہ روٹی اور طالمود بمنزلہ سالن کے ہے جو طالمود کو نہ پڑھے اس کا کوئی خدا نہیں ان کے نزدیک موسیٰ کی شریعت کی مخالفت کرنے والا بخشا جاسکتا ہے لیکن طالمود کا انکار کرنے والا قتل کیا جانا چاہیئے۔

طالمود کی عمومی تعلیمات

(۱) تالمود کے نزدیک خدا اپنے افعال پر نادم ہوتا ہے مثلاً یہود کو نقصان دینے اور حیات ابدی کو روک دینے کی قسم پر بہت نادم ہوا اور خدا مصدر شر ہے۔ (نعوذ باللہ)

(۲) طالمود کے نزدیک یہود کی ارواح خدا کی روح کا جزو ہیں ۔ گویا طالمود میں تناسخ کا تصور بھی موجود ہے (روح غیر فانی ہے۔)

(۳) ہر یہودی پر یہودی سلطنت کا قیام لازم ہے تاکہ وہ پوری دنیا پر حکمران بن جائیں اور سب لوگ یہودی ہو جائیں سوائے عیسائی کے کیونکہ وہ شیطان کی نسل ہے۔

(۴) یہودی اور غیر یہودی میں انسان اور حیوان کا فرق ہے۔ یہودی خدا کا جزو ہے چنانچہ یہودی کو مارنا خدا کی عزت پر ہاتھ ڈالنا ہے۔ تمام بنی نوع انسان یہودی کی دشمن ہے اور دشمن پر رحم جائز نہیں۔

(۵) یہودی تمام دنیا کے مال کے مالک ہیں لہذا اس مال کو لینا اس کا حق ہے۔

احکام عشرہ

العقائد (خروج کا چونتیسواں باب)

(۱) کسی اور خدا کو سجدہ نہ کر کیونکہ وہ رب ہے جس کا نام غیور ہے۔

(۲) اپنے لئے کوئی ٹھکرانے والا خدا نہ بناؤ۔

(۳) عیدالفطر کی حفاظت کے احکام

اس میں سات دن خمیری روٹی کھانا ہے جیسا کہ ہم نے گرمی کے مہینے میں تمہیں حکم دیا تھا کیونکہ اسی ماہ تمہیں مصر سے نکالا تھا۔

(۴) ہم آغاز کرنے والے پھلوٹھے پر رحم کرتے ہیں جس سے تو قربانی کے لئے ہمارے سامنے پیش کرتا ہے اور تیسرے بیٹوں میں سے پھلوٹھے پر جسے تو بطور فدیہ دیتا ہے اور تو گدھ کا پھلوٹھا بھی دیتا ہے۔

(۵) زمین کا پہلا پھلوٹھا جسے تو رب کے گھر میں پاتا ہے وہ تیرا خدا ہے۔

(۶) تو چھ دن کام کر اور ساتویں دن آرام کر۔

(۷) اپنے لئے عیدالفطر منا۔

(۸) فصل کی کٹائی کے وقت اور آخری سال میں اجتماع کے وقت تو ضمیر پر ذبیحہ کا خون نہ گرا۔

(۹) عیدالفصیح کے دن کو دوسرے دن تک موخر نہ کر۔

(۱۰) بکرے کے بچے کو اسی کی ماں کے دودھ پر نہ پکا۔

التقالید والاداب

خروج کا بیسواں اور تثنیہ کا پانچواں باب

(۱) میں تیرا رب ہوں جس نے تجھے مصر سے نکالا۔ تیری عبادت گاہ میں میرے سوا کوئی خدا میرے سامنے نہ ہو اور آسمان و زمین و سمندر میں جو کچھ ہے اس سے اپنے لئے خدا کی تماثیل اور صورتیں نہ بنا۔

(۲) نہ ان کو سجدہ کر نہ ان کی عبادت کر کیونکہ میں تیرا غیور رب ہوں۔

(۳) تیسرے اور چوتھے دور میں باپ کے گناہ بیٹوں میں نہیں پائیں گے اور میں اپنے آپ سے محبت اور پیار کرنے والوں پر بڑا احسان کرتا ہوں۔

(۴) تیرے رب کو اس کے نام سے پکارنا باطل ہے کیونکہ رب اپنے آپ کو نام سے پکارنے والے کو کبھی معاف نہیں کرتا۔

(۵) یوم سبت کو اس عظمت سے یاد رکھ چھ دن تو کام کرتا ہے اور ساتویں دن تیرے رب کے لئے آرام کرتا ہے اور نہ تو اپنے بیٹے، بیٹیوں، جانوروں اور نہ کوئی اور مہمان کا کام کرے کیونکہ تیرے رب نے آسمان زمین سمندر اور ان میں جو کچھ ہے چھ دن میں انہیں بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔ لہذا اس دن کو عظمت دی ہے۔

(۶) اپنے ماں باپ کا احترام کر تاکہ دنیا میں تجھے دی گئی تیری عمر کے ایام میں اضافہ ہو۔

(۷) قتل نہ کر۔

(۸) زنا نہ کر۔

(۹) چوری نہ کر۔

(۱۰) کسی قریبی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دے۔

(جاری ہے...)

[illegible]

صحابی مدفون ہیں۔ جس کا نام سرخاز ہے۔ یعنی کھجور بیچنے والا بادشاہ وقت نے اس جرم میں شہید کر دیا تھا کہ تم حضرت علی سے محبت رکھتے ہو۔ کرکوک شہر میں ایک جامع مسجد ہے سلیمانیہ روڈ پر متعدد اولیائے کرام کے روضہ جات اور حضور علیہ السلام کی ٹوپی مبارک اور عصا مبارک موجود ہیں۔ یہ ایک مختصر سی فہرست ہے یوں تو عراق میں ایک لاکھ بارہ ہزار روضہ جات مبارکہ موجود ہیں۔

(گزشتہ سے پیوستہ)



حقیقت تصوف

بلبل تصوف مولانا علی کوروی
کی ایک یادگار تقریر

تدوین و اردو ترجمہ محمد بشیر کوروی

اگر اس کے باوجود کوئی نہ مانے تو انا الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم - خداوند عالم فرماتے ہیں کہ وہ میری طرف پلٹ کر آنے والے ہیں اور ان سے حساب لیا جاتا ہے - یہ اس کی ذات سے متعلق ہے - ہم صرف اپنے فرائض سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں - ہم فرائض ادا کریں - اس کے بعد کوئی مانے یا نہ مانے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا - چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے کہ

چونکہ دعوت داد است از کردگار
باقبول و ناقبول اوراچہ کار

حاضرین مجلس! دعوت دے دو - حق دکھاؤ - سیدھی بات کرو - کا حکم منجانب اللہ ہوا ہے - لیکن اسے ماننے یا نہ ماننے یہ بندے کی مرضی ہے - اسی طرح حق بیان کرنا ایک فریضہ ہے کوئی اسے مانے یا مانے اس سے مقرر یا مبلغ کو کوئی سروکار نہیں اسے کوئی نقصان نہیں - انفسنا و انفسکم کے مصداق نفس رسول شیر خدا علی مرتضیٰ علیہ السلام نے اہل تصوف کی جو تعریف کی ہے یہاں میں اسے بھی آپ لوگوں کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ آپؑ نے فرمایا کہ التصوف اربعۃ حروف - ت - ص - و - ف چار حروف سے تصوف بنا ہے - التاء ترک و توبۃ وتقاء و صاد - صبر - صدق و صفاء والواء ورد وود و وفاء والفاء فرد و فقر و فناء -

حاضرین مجلس! مولائے متقیان فرماتے ہیں کہ تصوف میں چار حروف ت - ص - و اور ف ہیں - حرف ت کی صفات ہیں یہ ہے توبہ سے رہے - خدا سے ڈرے - ترک دنیا کرے - ترک دنیا کا مطلب یہ ہے کہ حرام کی جانب سے منہ موڑ لے - ترک دنیا کا مطلب یہ نہیں کہ دنیا کو ایک طرف چھوڑ کر مٹی کھاتا پھرے - اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کا لالچ نہ کرے - دوسری صفت توبہ سے رہنا ہے - اور تیسری صفت خدا سے ڈرنا ہے -

چنانچہ خداوند عالم نے قرآن مجید میں بار بار فرمایا ہے - اتقوا اللہ - تم خدا سے ڈرو!

ص کے صفات میں صبر و صدق و صفا ہے - ص سے صبر کر لینا - سچی بات کرنا - اور صاف معاملہ رکھنا مراد ہے - اس سے مراد یہ ہے کہ اخلاق ذمیمہ سے بری اور پاک صاف رہے - گناہ کبیرہ سو ہیں - ان کبیرہ گناہوں سے باز رہنے کا نام صفا ہے - یہاں تک کہ وہ بشریت کی کدورات سے پاک ہو کر کالمرات المجلاء ہو جائے - چنانچہ سید محمد نور بخش نور اللہ مرقدہ نے خدیفہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ذکی نفسہ من الاخلاق الذمیمہ کحب الدنیا - وہ پیر اپنے مرید کو پاک کر دیتا ہے اخلاق ذمیمہ سے - جس کی اصل دنیا سے محبت رکھنا ہے - پھر آپ فرماتے ہیں - ذکی نفسہ من الکدورات البشریۃ کالمرات المجلاء یعنی اس کا جسم و دل صاف ستھرا کر دیتا ہے اس طرح جس طرح صاف ستھرا شیشہ ہے - متعکس انوار تجلیات - پھر اس میں خداوند عالم کے تجلیات کے اقسام منعکس ہوتے ہیں - اس طرح منعکس ہونے کے بعد ثم جذبہ الی الجبروت ثم الملکوت ثم اللاھوت -

اس کے بعد مولائے متقیان فرماتے ہیں کہ واؤ سے ورد و وفا مراد ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ ورد و وظائف پڑھتا رہے - پہلے مذکور اسماء اللہ کا ذکر کرتے رہنے کا نام ورد ہے - انہی اسماء کے پڑھتے رہنے کی عادت ڈالنا - ان کا زبان پر جاری ہوتے رہنا اور خدا سے لو لگانا اور صرف خدا سے محبت رکھنے کا نام وفا ہے - خداوند عالم سے سچی محبت رکھنے کا نام حب قلوب ہے - چنانچہ شاہ سید محمد نور بخش نور اللہ مرقدہ نے پیر کامل یا مرشد - کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ انسان کے دل کی سات قسمیں

ہیں۔ان میں سے پانچویں قسم کا نام حب قلوب ہے۔حب قلوب معدن محبت باری تعالیٰ ہے۔یہ خدا کی محبت کا سرچشمہ ہے۔اس لئے اس طرح خدا کی محبت دل میں رکھنا ضروری ہے۔جس کے بعد وفا شعار ہونا ضروری ہے۔وفا کے بارے میں کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں وفا اس چیز کا نام ہے کہ جس کے ضمن کسی کے ساتھ کیا ہوا عہد پورا کرنا ہوتا ہے۔چنانچہ بروز الست خداوند عالم نے تمام مخلوقات کی ارواح کو جمع کر کے ایک ندا کی اور فرمایا کہ الست بربکم اللعلیٰ۔ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ اس نداء کے سنتے ہی تمام ارواح نے بیک زبان پکارا۔قالو بلیٰ۔ کیوں نہیں۔تو ہی ہمارا رب ہے۔یہ کہتے ہی خداوند عالم نے جبرائیل امین کو حکم دیا کہ اے جبرائیلؑ میری مخلوقات اور میرے درمیان ایک عہد نامہ تحریر کرو۔جس پر جبرائیلؑ امین نے ایک عہد نامہ تحریر کیا۔اس تحریر کو خدا کے حکم سے جبرائیل نے ایک فرشتہ کے منہ میں رکھ دیا۔جونہی فرشتہ کے منہ میں عہد نامہ رکھا جا چکا۔حکم خداوندی ہوا کہ اے فرشتے تم اپنا منہ بند کرو۔چنانچہ حکم کی تعمیل میں منہ بند کیا۔اسی وقت وہ فرشتہ پتھر بن گیا۔خدا کے حکم سے جبرائیلؑ نے یہ پتھر جنت میں لے جا کر رکھ دیا۔جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو جبرائیل امین نے ایک مکان بنایا جس کا نام بیت المعمور تھا۔مکان تیار ہوا تو جبرائیلؑ کو حکم خداوندی ہوا کہ جبرائیلؑ یہ پتھر جنت سے لا کر حضرت آدمؑ کو دے دو۔جبرائیلؑ نے وہ پتھر حضرت آدمؑ کو دے دیا۔جسے بیت المعمور میں رکھا گیا۔جہاں حضرت آدمؑ اس پتھر کا طواف کرتے رہے۔

میرے اس بیان کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے خداوند عالم کے ساتھ ایک عہد کیا ہوا ہے۔جس پر کار بند رہنے کی یاددہانی کے لئے میں یہ واقعہ بیان کر رہا ہوں۔اسی لئے یہ بات ذرا طویل ہوئی ہے۔جب حضرت آدمؑ اس دنیا سے وفات پا چکے تو ایک روایت کے مطابق خداوند عالم نے بیت المعمور کو چوتھے آسمان پر اٹھا لیا۔جبکہ ایک اور روایت کے مطابق حضرت آدمؑ کے لئے بنائے گئے اس مکان میں وہ پتھر طوفان نوح تک موجود رہا۔طوفان نوح میں جبرائیل کو حکم ہوا کہ یہ پتھر کوہ قبیس پر لے جا کر رکھو۔جو کعبہ کے سامنے والے پہاڑ کی مانند ایک پہاڑ تھا۔حکم کے مطابق وہ پتھر اس پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر رکھا گیا۔حضرت نوحؑ کا دور ختم ہوا اور جب حضرت ابراہیمؑ کا دور شروع ہوا تو حضرت ابراہیمؑ کو کعبہ بنانے کا حکم ہوا۔حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ بنانا شروع کیا۔حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ بنانے کے لئے کوئی ہجوم جمع نہیں کیا کعبہ بنانے کے کام میں حضرت ابراہیمؑ خود معمار تھے جبکہ حضرت اسماعیلؑ مددگار تھے۔حضرت اسماعیلؑ ایک پتھر لا کر دوسرے پتھر پر رکھ دیتے۔وہ پتھر خود بخود اوپر کو اٹھتا تھا۔اور حضرت ابراہیمؑ جب خالی کر لیتے تو از خود واپس اپنی جگہ آجاتا۔یوں کعبہ معظمہ تیار ہوا اور تیار ہوتے ہی خداوند عالم نے جبرائیلؑ کو وہ پتھر ابراہیمؑ کو دینے کا حکم دیا جس کی تعمیل ہوئی۔حضرت ابراہیمؑ نے پتھر خانہ کعبہ میں نصب کر دیا۔اسی پتھر کو عربی اصطلاح میں حجر اسود کہتے ہیں۔جو ہمارے اور خدا کے مابین کئے گئے معاہدہ کا امین ہے۔اس لئے حضرت ابراہیمؑ نے اس پتھر کو خانہ کعبہ میں رکھا۔جس کا آج تک طواف کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا گیا ہے کہ و الفاء فرد و فقر و فناء۔ ف سے مراد تنہائی اختیار کرنا۔فقر اختیار کرنا۔اور فنا فی اللہ اختیار کر لینا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ سب کچھ چھوڑ کر خداوند تعالیٰ سے تعلق قائم کیا جائے اس طرح اکیلا رہنے کا مقام مجذوبیت کا مقام کہلاتا ہے۔مجذوب مخلوق سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

اس کے بعد فقر آتا ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ہستی کو انانیت موہوبی سے پاک کیا جائے۔خود سے صرف نظر کرنے کو فقر کہتے ہیں۔چنانچہ رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ الفقر فخری وبہ افتخر علی سائرالانبیاء والمرسلین۔" میری یہی صفت کہ اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتا میرا فخر ہے۔اسی صفت کی بناء پر میں گزشتہ انبیاء پر فخر کروں گا۔

اس کے بعد فنا ہے۔فنا سے مراد کیا ہے؟ اپنی ہستی کو مکمل طور پر مٹا کر صرف خدا کی ہستی کو قائم رکھنے کو فنا کہتے ہیں۔فنا کے مقام پر پہنچنے کے بعد جب کوئی بندہ مومن کوئی کام کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ وہ کام اس نے خود کیا ہے۔چنانچہ اس بارے میں ایک آیت پیش کرتا ہوں۔رسول کریمؐ یوم ہجرت جب گھر سے نکلے تھے۔اس وقت آپؐ نے کچھ ریت ہاتھ میں لے کر ہجوم کفار کی طرف پھینک دی۔اس پھینکی گئی ریت یا کنکریوں کے بارے میں خداوند عالم فرماتے ہیں کہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔" اے میرے حبیبؐ آپ نے جو ریت پھینکی ہے وہ آپؐ نے نہیں بلکہ میں نے پھینکی ہے۔" اس امر کا

مظہر محمدؐ ہوا ہے۔ جبکہ فاعل خدا کی ذات تھی۔ اسے کہتے ہیں مظہر۔ محمدؐ خدا نہیں بلکہ مظہر ذات خدا ہے۔ دراصل کام خدا نے کیا ہے، جس کا اظہار محمدؐ سے ہوا ہے۔ اسی سلسلے میں قرآن مجید سے متعلق مولانا روم فرماتے ہیں۔

گرچہ قرآن از لب پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نہ بود آں کافر است

مولانا روم فرماتے ہیں کہ گویا "قرآن تو بزبان مظہر حضرت رسول اکرمؐ ہم نے سنا ہے۔ لیکن اگر یہ نہ کہے کہ اصل میں یہ گفتار خدا ہے تو یہ کفر ہے۔" کلام مجید کو اگر کلام خداوندی نہ کہا جائے تو یہ کفر ہے۔ اس مقام کو مقام فنا کہتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ۔
الصوفیون هم المشتغلون بالعبادة و المعرضون عن الدنیا و المعتقدون علی الاخره۔

صوفیاء عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ دنیا سے اعراض کرتے ہیں۔ دنیا کے فانی ہونے پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ قیامت کو عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا گیا ہے کہ التصوف حفظ الاسرار و حب الابرار و مجانبة الاشرار۔ التصوف ثبوت القلب عند المذلت۔ التصوف شکر عن النعم و صبر عن النقم۔ حاضرین مجلس غور کیجئے کہ اہل تصوف کیا کرتے ہیں۔ وہ تمام نیک اعمال بجالاتے ہیں۔ فضائل والے امور سرانجام دیتے ہیں۔ فضول چیزوں کو ترک کرتے ہیں۔ خفیہ اسرار کو چھپا کر رکھتے ہیں۔ خدا کے بندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ دنیا کے شرپسندوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ صوفی نعمت ملنے پر خدا کا شکر کرتے ہیں۔ امتحان بلا کے وقت صبر کرتے ہیں۔ تصوف عالم ناسوت یعنی جسمانی عالم کو ختم کر دیتا ہے اور صوفی عالم لاہوت یعنی خداوند عالم کی الوہیت کے عالم میں پرواز کرتے ہیں۔ میں اس سے زیادہ بیان کرکے آپ لوگوں کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ اس لئے خاتمہ کلام کے طور پر خداوند عالم کی درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ خداوندا! میں نے تیرے عزیز اور بہترین بندوں کے درمیان جو باتیں کی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی سب کو توفیق عطا فرما۔ آمین

اشرف کالونی کراچی میں شرپسند عناصر کی مذموم حرکت اور نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کا مثالی کردار

رپورٹر نوائے صوفیہ کی اطلاع کے مطابق نوائے صوفیہ کی روز افزوں مقبولیت سے بوکھلا کر چند شرپسند اور مفاد پرست عناصر اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ اس سلسلے میں اشرف کالونی میں نوائے صوفیہ کے خلاف دو مرتبہ گلی کوچوں میں پوسٹر لگا کر شائقین نوائے صوفیہ کو اس رسالے سے بدظن کرانے کی کوشش کی گئی۔ جب یہ حربہ ناکام ہوا تو شمارہ اکتوبر کی جملہ کاپیاں چرالی گئیں جو باوجود کوشش کے دستیاب نہ ہو سکیں۔ چنانچہ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے غیور نوجوانوں نے جو ماہنامہ نوائے صوفیہ کو مقبول عام بنانے میں پیش پیش ہیں، رسالے کی فوٹو کاپیاں کروا کر قارئین نوائے صوفیہ میں تقسیم کیں۔ ادارہ نوائے صوفیہ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے دینی جذبے کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور نوائے صوفیہ کے مخالفین سے بھی اپیل کرتا ہے کہ اگر کسی کو نوائے صوفیہ کے مندرجات سے اتفاق نہ ہو تو وہ باوقار انداز میں علمی دلائل کے ساتھ اپنا نقطہ پیش کرے۔ یاد رہے کہ تعمیری تنقید اور عالمانہ تحقیق و جستجو ہر لحاظ سے مستحسن چیز ہے جس کے بارے میں ارشاد نبویؐ ہے کہ "میری امت کے علماء میں اختلاف باعث رحمت ہے۔" پس اگر کوئی صاحب نوائے صوفیہ کے مندرجات پر تنقیدی تبصرہ کرنا چاہیں تو خود اس رسالے کے صفحات حاضر ہیں لیکن ایسی تنقید بے جا تعصب، تنگ نظری اور ادب و اخلاق کے معیاروں کی منافی باتوں سے مبرا ہونی چاہئے۔ ورنہ محض مخالفت برائے مخالفت کے تحت، نوائے صوفیہ جیسی عظیم الشان علمی اور روحانی تحریک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے والے اس شعر کا مصداق ٹھہریں گے۔

بے ہنر دشمنی اہل ہنر سے آ کر
منہ پہ چڑھتے تو ہیں پر دل سے اتر جاتے ہیں

والسلام علی من اتبع الہدی

تصوف ۔ ایک طرز حیات

ڈاکٹر لئیق بابری ترجمہ: ڈاکٹر غازی محمد نعیم

اسلامی باطنیت (mysticism) کو عرف عام میں تصوف کہا جاتا ہے۔ اس اصطلاح کے متعلق کئی طرح کے ابہام موجود ہیں جس کے بہ سبب جدید انسان کو اس کی تفہیم میں کئی مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تصوف ایک روحانی تجربہ ہے۔ اور کسی انسانی زبان میں اس کا اظہار ممکن نہیں۔ جدید دور کے ماہرین لسانیات اس بات کا برملا اعتراف کرتے ہیں کہ زبان ہمارے شعور اور ادراک کی گرفت میں آنے والے خیالات کا کماحقہ اظہار کرنے سے کلی طور پر قاصر ہے۔ علاوہ ازیں بیشتر مورخین نے بھی اپنے مخصوص سیاسی اغراض کی بنیاد پر تصوف کا چہرہ مسخ کرنے اور اسے اس کی حقیقی جہت سے محروم کرنے کی شعوری کوشش کی ہے۔

یہاں یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں وحدت الوجود اور وحدت الشہود کی بحث اور اس سے متعلق نزاعی امور سے قطع نظر کروں اور اپنا موضوع بحث ان حقائق کو بناؤں کہ تصوف کا آغاز کیسے ہوا اور اس کے نمایاں اوصاف کیا ہیں؟ اس ضمن میں میں روئے زمین پر امن اور خوشی کے فروغ کے لئے صوفیاء کی کاوشوں کا جائزہ لوں گا اور اس امر کو بھی بیان کروں گا کہ صوفی کس طرح وجود کے کرب سے اپنے آپ کو نجات دلاتا ہے اور ہماری دنیا کی تہذیبی ترقی میں تصوف کا کیا کردار ہے۔

سادہ لفظوں میں تصوف وہ طریقہ زندگی ہے جو خدا اور اس کی مخلوق کی محبت پر مبنی ہے۔ یہاں صوفی کا خالق کے ساتھ ایک عمودی (vertical) رشتہ ہوتا ہے اور مخلوق کے ساتھ افقی (horizontal) رشتہ۔

صوفی کا خدا اور عالم انسانیت کے ساتھ ایک کلی معاہدہ ہوتا ہے جس پر وہ کسی طرح کی سودا بازی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ صوفی ہر حال میں سچائی کا برملا اظہار کرتا ہے چاہے اسے اس کی پاداش میں اپنی جان سے بھی ہاتھ کیوں نہ دھونا پڑے اس کے طرز عمل میں کسی قسم کی منافقت کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ سچ بولنے کی پاداش میں منصور حلاج، شاہ شمس تبریز اور سرمد جیسے صوفیاء کس المناک انجام سے دوچار ہوئے۔ انہوں نے سچائی کا اظہار ڈنکے کی چوٹ پر کیا اور یوں وقت کے جابر حکمرانوں کے ظلم اور تشدد کا شکار ہوئے۔ اذیت دینے والوں نے ان کے کلمات حق کے مفہوم کو غلط طور سے سمجھا اور ظلم و تعدی کے مرتکب ہوئے۔ ساری اسلامی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ہر دور میں صوفیاء نے مطلق العنان بادشاہوں کے ظلم اور ناانصافی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ اس حقیقت سے صوفیوں پر عائد کئے جانے والے اس الزام کی بھی تردید ہوتی ہے کہ صوفی محض اپنے باطن کی دنیا میں مگن رہتے ہیں اور خارجی دنیا کی حقیقتوں سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صوفی اس دنیا کو ترک نہیں کرتا بلکہ وہ ظلم و بربریت پر مبنی ان سیاسی نظاموں کو رد کرتا ہے جن کی بنیاد ہوس زر پر رکھی جاتی ہے۔ صوفی کے نزدیک حرص، ناانصافی اور استحصال پر مبنی معاشی نظام جملہ انسانوں کی زبوں حالی کا ذمہ دار ہے۔ یوں مورخین نے صوفیاء کو تقلید کے مخالف بلکہ متحارب گروہ کے طور پر پیش کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں ایک طویل مدت سے تصوف موضوع تحقیق بنا رہا ہے۔ بہت سے یورپی مورخین اور مسلمان علما نے اسے رہبانیت سمجھنے کا مغالطہ کیا ہے۔ چنانچہ نکلسن کا خیال ہے کہ تصوف اسلام میں ایک اجنبی نظریہ حیات ہے جس کے اجزا نو فلاطونی فلسفے سے مستعار لئے گئے ہیں۔ حتی (Hitti) تصوف کا منبع بدھ مت اور عیسائیت میں تلاش کرتا ہے۔ لاجونتی راما کرشنا اپنی کتاب "پنجاب کے صوفی شعراء" میں اس خیال کا اظہار کرتا ہے کہ ہماری سرزمین میں صوفیوں کے شاعرانہ خیالات ویدانتی فلسفے کی عکاسی کرتے ہیں۔ کچھ علماء نے اسے ہمہ اوست یا وحدت الوجود (Pantheism) کا فلسفہ قرار دیا ہے۔ ایک نقطہ نظر یہ بھی ہے کہ تصوف کا لفظ صوف سے مشتق ہے۔ یہ وہ کھردرا اونی لباس تھا جسے اولین صوفی زیب تن کیا کرتے تھے۔ گوبینو (Gobineau) اور ڈیلٹز (Delitzsch) نے یہ نظریہ پیش کیا کہ تصوف کا آغاز آریائی

اقوام میں ہوا اور سامی مذاہب کے لئے اسے ناموزوں قرار دیا۔ درحقیقت تصوف رمزیت ، اسراریت یا باطنیت (Mysticism) ایک روحانی عمل ہے اور اس کے عناصر بدھ مت، عیسائیت، ویدانیت سب میں موجود ہیں لیکن جہاں تک اسلام کا تعلق ہے مفکرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلامی تصوف کا ارتقا، محض اسلامی احکام کے حدود کے اندر ہوا ہے۔

یہ بیسویں صدی کے اوائل کی بات ہے جب عظیم فرانسیسی محقق لوئی میسی نون (Louis Massignon) نے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ تصوف کی جڑیں محض قرآن مجید میں ہیں اور اس پر عائد ہونے والی بیرونی اثرات کا الزام سراسر باطل ہے۔ تائی توس برخارت (Titus Burkhardt) اس نقطہ نظر کی حتمی تائید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس تاریخی حقیقت کے بارے میں شک وشبہ کی قطعی گنجائش نہیں کہ تمام صوفیا کا روحانی تعلق یعنی سلاسل صوفیا بغیر کسی انقطاع کے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی تک متصل ہیں - مائیکل جودکی ویز (Michel Chodkiewicz) ابن عربی پر اپنی کتاب "Le Sceu des Saints" یا مہر ولایت میں دعویٰ کرتا ہے کہ تاریخی حقائق کے مطابق صوفی کی اصطلاح دوسری صدی ہجری میں رائج ہو چکی تھی۔

حضرت علی ہجویری اپنی کتاب "کشف المحجوب" میں تصوف کو تزکیہ نفس کا مذہب قرار دیتے ہوئے ایک نہایت لطیف نکتہ بیان کرتے ہیں کہ "پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تصوف ایک حقیقت تھی لیکن اس کا کوئی نام نہیں تھا، لیکن آج کے دور میں اس کا نام موجود ہے مگر حقیقت ناپید ہو چکی ہے۔" کشف المحجوب گیارہویں صدی عیسوی میں تصوف پر لکھا جانے والا اولین شاہکار ہے۔ لیکن صاحب کتاب کی بیان کردہ مندرجہ بالا حقیقت کا اطلاق آج کے دور پر بھی ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے دور میں لفظ صوفی کا بہت غلط اور بے جا استعمال ہوا ہے۔

اگر ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غار حرا میں مراقبہ فرمانا اور رمضان کے مقدس مہینے میں اعتکاف کا اہتمام فرمانا دراصل صوفیانہ اعمال ہی تھے۔ اس کے علاوہ اصحاب صفہ کا مسجد نبویؐ میں مستقل قیام بھی دور نبوی کا تصوف ہی تھا۔ اصحاب صفہ وہ اہل ایمان تھے جنہوں نے قرآن حکیم کے حکم کے عین مطابق اپنے آپ کو تقویٰ کے راستے پر ڈال دیا تھا۔ متقی ایسا شخص ہوتا ہے جو ایک کانٹوں بھرے راستے پر دامن بچا کر چلتا ہے۔ اصحاب صفہ جو ڈاکٹر حمید اللہ کے بقول اسلام کی پہلی اقامتی یونیورسٹی کے طالب علم تھے دراصل اسلام کے سب سے ابتدائی تصوف کے علمبردار تھے۔ ان طالب علموں کا مقصد حیات حصول علم اور ذکر وفکر کے ذریعے تطہیر ذات کرنا تھا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے "وہ لوگ کھڑے، بیٹھے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے خدا کو یاد کرتے ہیں اور تخلیق کے عجائبات پر غور وفکر کرتے ہیں۔"

(جاری ہے)

قارئین کے خطوط

نوائے صوفیہ اب برصغیر سے نکل کر دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ یہ بے لوث کارکنوں کی محنت کا نتیجہ ہے۔ علامہ صاحب کے مضامین اور غازی صاحب کے مضامین نہایت قابل رشک ہیں۔ ایک مضمون سوانح نوربخش ارسال خدمت ہے۔

(غلام حسین غریبی)

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں اور مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں۔ آپ حضرات کی کاوشوں سے رسالہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ دعا ہے کہ یہ مزید ترقی کرے۔

(محمد شریف اردو شگر)

بندہ ناچیز تصوف کا ایک ادنیٰ خادم ہے۔ اور کندوس کرمنی کا پیش امام بھی ہوں۔ اپنا کلام دیوان صوفیہ ارسال کر رہا ہوں۔ شائع فرمادیں۔ ماہوار رسالہ ارسال کرنے پر بہت بہت شکریہ۔ (اخون غلام محمد پیش امام، کندوس)

نوائے صوفیہ کا تازہ شمارہ ملا۔ معیاری اور جامع مضامین پڑھ کر بے حد خوشی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو مزید ترقی دے۔ آمین

(خادم حسین دلشادہائی سکول خپلو)

(گزشتہ سے پیوستہ)

شاہ ہمدانؒ۔ کلام اقبالؒ کی روشنی میں

پروفیسر حافظ احسان الحق کراچی یونیورسٹی

اس خراج تحسین کے بعد علامہ شاہ ہمدان کو حق و باطل اور خوب و ناخوب کی کش مکش میں قنوطیت پسند نہیں بلکہ رجائیت پسند کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ایک ایسی شخصیت جو "تعرف الاشیا باضدادھا" کے حوالہ سے حق کے لئے باطل، خوب کے لئے ناخوب اور نور کے لئے ظلمت کا وجود ضروری سمجھتی ہے۔ رحمان کی معرفت کے لئے شیطان کا وجود ضروری قرار دیتی ہے۔ چنانچہ اقبال شاہ ہمدان سے پہلا سوال یہ کرتے ہیں کہ اس رازِ ایزدی کی کلید کیا ہے؟ کہ ایک طرف خالق ہم سے اطاعت کا مطالبہ کرتے ہیں۔اور دوسری طرف شیطان کو پیدا کر دیا ہے اور

بدی کو رنگین قبا پہنا دی ہے اور پھر ہم سے نیک اعمال کا مطالبہ کیا جاتا ہے؟

از تو خواہم سرِ یزداں را کلید
طاعت از ما جست و شیطاں آفرید
زشت و ناخوش را چناں آراستن
در عمل از ما نکوئی خواستن
از تو پرسم ایں فسوں سازی کہ چہ
با قمار بدنشیں بازی کہ چہ
مشتِ خاک و ایں سپہر گرد گرد
خود بگو می زیبدش کارے کہ کرد؟
کارِ ما ، افکارِ ما ، آزارِ ما
دست با دنداں گزیدن کارِ ما

شاہ ہمدان جواب دیتے ہیں کہ اگر شیطان نہ ہوتا تو انسان کی شخصیت کو جلا دینے کے لئے کوئی سنگ فسان نہ ہوتا۔ بدی کے خلاف انسان کی مسلسل جنگ اس کی شخصیت کو نکھارتی ہے۔ حتی کہ وہ اپنی کمزوری کو طاقت اور ضرر کو منفعت میں بدل دیتا ہے۔ لہذا تمہیں اپنی شخصیت کی تلوار تیز رکھنا چاہئے۔ تاکہ بھرپور وار کر سکو ورنہ دونوں جہانوں میں تاریکی تمہارا مقدر ہوگی۔

بندہ کز خویشتن دارد خبر
آفریند منفعت را از ضرر
بزمِ بے دیوست آدم را وبال
بزمِ با دیوست آدم را جمال
خویش را بر اہرمن باید زدن
تو ہمہ تیغ آں ہمہ سنگِ فسن
تیز تر شو تا فتد ضربِ تو سخت
ورنہ باشی در دو گیتی تیرہ بخت

دوسرا سوال اقبال کشمیری قوم کے متعلق کرتے ہیں کہ کیا وجہ ہے؟ کہ یہ قوم اپنی نمایاں ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کے باوجود پستی کا شکار ہے۔ جبکہ ان کا فنکارانہ ہاتھ اللہ کی نشانیوں میں ایک نشان ہے۔

زیرک و دراک و خوش گل ملتے است
در جہاں تر دستی او آیتے است

پھر بھی ان کا ساغر ان کے اپنے خون میں ڈوبا ہوا ہے وہ اپنے ہی ملک میں غیر ہیں۔ ان کے دریاؤں کی مچھلیوں کے شکاری وہ خود نہیں ہیں۔ ان کے مزدور باہر ملکوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔ ساری قومیں بیدار ہیں۔ اور اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ لیکن کشمیریوں کا کام آج بھی ناقص و ناممکن ہے۔ آخر کشمیر کی مٹی گل و لالہ و نسترن ہی کیوں پیدا کرتی ہے ایک پرندے کی زبانی کہتے ہیں کہ اس کی خاک سے کوئی دوسرا شہاب الدین کیوں جنم نہیں لیتا۔

عمر با گل رخت بربست و کشاد
خاکِ ما دیگر شہاب الدین نزاد

شاہ ہمدان فرماتے ہیں۔

" بیٹا میں تمہیں ایک نکتہ کی بات بتاتا ہوں جسم محض مٹی ہے اور روح ایک گوہر ہے۔ جب تک جسم نہ گلے روح کو پرواز نہیں ملتی۔ روح کو لپکتا ہوا شعلہ ہونا چاہئے۔ روح کی نگاہوں کے سامنے ایک جلوہ مست ہونا چاہئے۔ جس کے لئے روح اپنی قربانی

پیش کرے۔ جان اگر اس عمل میں قربان ہو جائے تو وہ ضائع نہیں ہوتی۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے ہاتھ آجاتی ہے اور جو کوئی اس نکتہ کا عرفان حاصل کر لیتا ہے۔ اس کی نگاہوں میں جان ہوا کی طرح کم قیمت ہو جاتی ہے۔ اور جو اس زندگی جاوداں کا شعور حاصل نہیں کرتا۔ اس کی زندگی صرف ایک دو دم کی مہمان ہوتی ہے۔ خود اس کا جسم اس کی قبر بن جاتا ہے۔ جس میں زندگی اپنی تمام حرارت کے ساتھ دفن ہو جاتی ہے۔" اس طرح علامہ حضرت شاہ ہمدان کے توسط سے کشمیر کے مسئلہ کا حل پیش کرتے ہیں کہ اس بزرگ سے اگر کوئی نسبت ہے ہمیں، تو پھر حب ذات سے نکل کر عرفان روح حاصل کرنا ہوگا اور جو قومیں مقاصد کے لئے جسم و جاں سے گزر جاتی ہیں۔ ابدی زندگی کی مستحق قرار پاتی ہیں۔

شاہ ہمدانؒ فرماتے ہیں۔

با تو گویم رمز باریک اے پسر
تن ہمہ خاک است و جاں والا گہر
جسم را از بہر جاں باید گداخت
پاک را از خاک می باید شناخت
گر ببری پارہ تن راز تن
رفت از دست تو آں لخت بدن
لیکن آن جانے کہ گرد و جلوہ مست
گر ز دست او رہی ، آید بدست
جوہرش با ، ہیچ شے مانند نیست
ہست اندر بند و اندر بند نیست
گر نگہداری بمیرد در بدن
ور بیفشانی ، فروغ انجمن
چیست جاں دادن؟ بحق پر داختن
کوہ را با سوز جاں بگداختن
جلوہ مستی؟ خویش را دریا فتن
در شباں چوں کوکبے بر تافتن
خویش را نا یافتن نابودن است
یافتن ، خود را بخود بخشودن است
ہر کہ خود را دید و غیر از خود ندید
رفت از زندان خود بیرون کشید

جلوہ بدمستے کہ بیند خویش را
خوشتر از نوشینہ داند نیش را
در نگاہش جاں چو باد ارزاں شود
پیش او زندان او لرزاں شود
تیشہ او خارہ را برمی درد
تانصیب خود زگیتی می برد
تاز جاں بگذشت ، جانش جان اوست
ورنہ جانش یک دو دم مہمان اوست

تیسرا سوال اقبال شاہ ہمدان یہ پوچھتے ہیں کہ اے پیر دانا یہ بتائیے (کیونکہ آپ تو ذخیرہ الملوک کی سی کتاب کے مصنف ہیں) کہ میں ایک فقیر ہوں اور مجھ سے میرا حکمران خراج طلب کرتا ہے۔

بھلا ایسے حکمران کے تخت و تاج کا کیا جواز ہے؟

گفتہ از حکمت زشت و نکوے
پیر دانا نکتہ دیگر بگوے

مرشد معنی نگاہاں بودہ
محرم اسرا شاہاں بودہ
ما فقیر و حکمراں خواہد خراج
چیست اصل اعتبار تخت و تاج

شاہ ہمدان جواب دیتے ہیں کہ صرف دو قسم کے حاکموں کو خراج دینا جائز ہے۔ یا تو وہ جن کی حکمرانی قرآن کی آیت اولوالامر منکم کی تفسیر ہو یا ایسا فاتح ہو جو ملک فتح کرنے کے بعد اپنے آپ سے بھی جنگ کا حوصلہ رکھتا ہو۔ خریدے ہوئے ملک کی خراج دینا جائز نہیں۔ کیونکہ جام جم کسی شیشہ گر کی دکان پر نہیں ملتا اور اگر کوئی اسے شیشہ گر کی دکان سے خریدے گا تو اس کا ٹوٹنا یقینی ہے۔ فرماتے ہیں۔

اصل شاہی چیست اندر شرق و غرب
یا رضائے امتاں یا حرب و ضرب
فاش گویم با تو اے والا مقام
باج را جز با دو کس دادن حرام
یا اولی الامرے کہ منکم شان اوست
آیۂ حق . حجت و برہان اوست

یا جواں مردے چو صر صر تند خیز
شہر گیر و خویش باز اندر ستیز
روز کیں کشور کشا از قاہری
روز صلح از شیوہ ہائے دلبری
می تواں ایران و ہندوستان خرید
پادشاہی راز کس نتواں خرید
جام جم را اے جوان باہنر
کس نگیرد از دکان شیشہ گر
وربگیرد مال او جز شیشہ نیست
شیشہ را غیر از شکستن پیشہ نیست

یوں حضرت علامہ کے نزدیک شاہ ہمدان کی شخصیت صرف صوفی باصفا کی نہیں جو خانقاہ میں بیٹھ کر تزکیہ نفس کرتا ہو بلکہ وہ ایسی متحرک ہستی ہے۔ جو انقلاب زمانہ پر نظر رکھتی ہے۔ میر و سلاطین کو مشوروں سے نوازتی ہے اور ان کے اندر کسی کجی کو دیکھنے کے بعد اصلاح سے نہیں چوکتی۔ ایسی ہی جامع الصفات شخصیت اقبال کی آئیڈیل صوفی شخصیت ہے۔

تمت المقالہ

مقالہ سے متعلق تعلیقات منسلک ہیں۔

ا۔ ملا محمد طاہر غنی کشمیری

پیدائش ۱۶۳۰ء وفات ۱۶۹۸

کشمیر میں ڈھائی سو سے زیادہ فارسی شعراء کے سرخیل ملا محمد طاہر غنی کشمیری تھے۔ ملا کا لقب اہل باطن صاحب ارشاد اور آداب طریقت سے آگاہ لوگوں کے لئے ہوتا تھا۔ غنی کے آباؤ اجداد بھی حضرت امیر کبیر شاہ ہمدان کے ہمراہ ایران سے کشمیر تبلیغ اسلام کے لئے آئے۔

شاعری میں اتنا بلند مقام تھا کہ بعض اشعار میں پوری داستان ادا کرتے تھے۔

غنی روز سیاہ پیر کنعاں را تماشا کن
کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخا را

علامہ اقبال نے "جاوید نامہ" میں غنی کاشمیری کو یوں خراج ارادت پیش کیا۔

شاعر رنگین نوا طاہر غنی
فقر او باطن غنی ظاہر غنی

"پیام مشرق" میں فرمایا۔

غنی آن سخن گوئے بلبل صفیر
نوا سنج کشمیر مینو نظیر

۲۔ سلطان شہاب الدین کشمیری

۱۳۵۴ تا ۱۳۶۹ء

عمر باگل رخت بربست و کشاد
خاک ما دیگر شہاب الدین نزاد

سلطان شہاب الدین کا ذکر جاوید نامہ میں اس وقت آیا ہے جب زندہ رود (اقبال) اور شاہ ہمدان کے درمیان کشمیر اور اہل کشمیر کے احوال پر مکالمہ ہوتا ہے۔ امیر کبیر شاہ ہمدان جب پہلی مرتبہ سات سو سادات کرام کے ساتھ کشمیر آئے تو اس وقت سلطان شہاب الدین کی حکومت تھی۔ سلطان آپ کا عقیدت مند ہوگیا۔ آپ کی اور رفقاء کی کوششوں سے سینتیس ہزار کشمیری اسلام میں داخل ہوئے۔ سلطان تمام تعیشات سے دور مجاہدانہ زندگی بسر کرنے کا عادی تھا۔ اعلیٰ قسم کا جرنل بھی تھا۔ گلگت، لداخ، تبت اور کابل فتح کئے۔ پہلے یہ علاقے کاشغر کے فرمانروا کی قلم رو میں تھے۔ سلطان شہاب الدین کے ساتھ شاہ ہمدان کی مناسبت اس کی سیماب پا طبیعت تھی۔ وہ اپنی فوجوں کے ساتھ پیش قدمی کرتا ہے۔ اسکی پیش قدمی میں نہ گرمی نہ سردی۔ نہ شام نہ رات، نہ بھوک نہ پیاس تھی اور نہ ہی دشوار گزار صحرا اور پہاڑ کبھی اس کے راستے کی رکاوٹ بنے۔ وہ عظیم فاتح اور علوم فنون کا سرپرست تھا۔

ماہنامہ نوائے صوفیہ شمارہ نمبر ۱۳ پر ہفت روزہ "انصاف" راولپنڈی (۱۵ تا ۲۱ نومبر) کا تبصرہ

احیائے تصوف کے علمبردار رسالہ نوائے صوفیہ کا تیرہواں شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ کتابت اور پرنٹنگ اس کی بہت اچھی ہے۔ اس میں فقہ نوربخشیہ کے پیروکاروں کے خیالات اور مضامین شائع ہوتے ہیں۔ نوربخشیہ ایک صلح کل اور وسیع المشرب فرقہ ہے۔ ان کی آبادی سکردو اور گانچھے کے علاقے میں ہے۔ اس فقہ کے بانی سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تھے۔ سید نوربخش رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فقہ الاحوط میں اس مسلک کے عقائد اور مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ رسالہ زیر تبصرہ سے بھی مسلک اور سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے۔

SHAH SAYYED MUHAMMAD NURBAKHSH QAHISTANI

(Continued)

Sajjad Hussain, M.Sc.,
AJK University, Muzaffarabad.

No sooner Shahrukh gave the order of Nurbakhsh's execution than he himself suffered an abdominal colic. All efforts were made to cure this by his physicians but in vain. At last one of the physicians advised Shahrakh to cancel the order of killing Nurbakhsh. As he retook the order he recovered instantly. The phyricians including Ibrahim Sultan advised Shahrukh to release Nurbakahsh for the sake of his complete recovery which subsequently happened, when he ordered to release Nurbakhsh. The doctors were amazed and all accepted Nurbaksh's sainthood. Nurbakh after his release from prison went to Kurdistan, where the people reveated him. They made him their caliph and coins were struck in his name. He was again arrested on Shahrukh's order, and brought to Adherbaijan. But again he succeeded to escape and after much sufferings reached Khalkhal, where he was recaptured and sent back to shahrukh, who despatched him to Herat, where he was forced to repudiate his ideas and claims publicly, and to abjure the caliphate. In 848 he was released on condition that he would confine his activities to teaching, but having incurred suspicion he was sent to Tabriz, thence to shirwan, and thence to Gillan. He wrote a letter to Shahrukh from Gillan claiming that those moments were the last moments of Shahrukh's life. So Shahrukh should not be so cruel even in the last moments of his life. This letter is preserved in both Iran and British Museum Library. Surprisingly, Nurbakhsh's prophecy came true and Shahrakh died the same year. After Shahrukh's death he was set free, and took up his residence in a village Sulqan where he died in 869/1464.

After his travel to Basra, he then went to Kurdistan, where the people backed him and followed his mystic path whole-heartedly.They made him their caliph and coins were struck in his name. Consequently the enmity of Shahrukh increased even more. He again ordered his missionaries to arrest Nurbakhsh. Nurbakhsh was arrested and brought to Adherbaijan, but he again made his escape and after much suffering reached Khalkhal, where he was recaptured and sent back to Shahrukh; who despatched him to Herat where he was forced to mount pulpit and abjure the caliphate. In 848 he was released on condition that he would confine his activities to mere teaching, but having incurred suspicion, he was sent to Tabraiz, thence to Sherwan, and thence to Gilan; from where he wrote a letter to Shahrukh, warning him of his doom and luggesting him to give up his treacherous acts. Nurbakhsh's letter inthe name of Shahrukh is preserved in the British Museum Library London. The text of the letter is full of sincere advice to Shahrukh. The text clearly foretells an early demise of Shahrukh.This prophecy came true and Shahrukh died the same year.After Shahrukh's death he was set free and took up his residence in Sulqan in neighborhood of Raiy, where he spent the last days of his life and died in 869/1464. Gus tomb at South Sulqan was a very grand structure. During the Turkman confederacy in Persia it was demolished. In the recent past it has been reconstructed under the supervision of his excellency Aqa-i-Mashkoori, the then Pir of Nurbakhshia sufi order in Islam.

(contd)

سلام بحضور سیدہ کونین سلام اللہ علیہا

ذاکر حسین ذاکر
ایم اے فلسفہ، لاہور

سلام شوق برآں جوہر صدق و صفا لکھوں
سلام عجز برآں مظہر حلم و حیا لکھوں

وضو کر لوں میں اشکوں سے، زبان تسنیم سے دھو لوں
گناہوں کی معافی گر کے پھر سجدے میں میں مانگوں
جو لب پہ آیۂ تطہیر کا ورد و تلاوت ہو
جو دل میں عشق محبوب حقیقی کی حلاوت ہو

تو اشکوں سے ثنائے بضعہ خیرالوریٰ لکھوں
سلام شوق برآں جوہر صدق و صفا لکھوں

وہ جس کے لالؑ کا جبریلؑ بھی گہوارہ جنباں تھا
مشقت میں کبھی چکی کی میکائیلؑ کوشاں تھا
وہ جس کی عزت و تکریم خود خیرالوریٰ نے کی
ستائش عظمت و عفت کی جس کی خود خدا نے کی

ثنا کیسی؟ میں بس تفسیر سورہ ھل اتیٰ لکھوں
سلام شوق برآں جوہر صدق و صفا لکھوں

وہی ہے مرکز پرکار عشق و محور عفت
وہی ہے بانوے مشکل کشا و مادر امت
وہی حسنینؑ کی ممتا وہی زینبؑ کی مادر ہے
اسی کا روضہ ہے جو عرش اعظم کے برابر ہے

یہی میری عبادت، مدحت خیرالنساء لکھوں
سلام شوق برآں جوہر صدق و صفا لکھوں

وہ چکی پیستی شہزادئی شاہ عرب ہو کر
گذاری عمر یوں دنیا سے اس نے بے طلب ہو کر
کبھی ہاتھوں پہ چھالے ہیں ، کبھی روزے پہ روزہ ہے
اثاثہ گھر میں کیا ہے ایک بس مٹی کا کوزہ ہے

ادائے اسما یا پیکر صبر و رضا لکھوں
سلام شوق برآں جوہر صدق و صفا لکھوں

الہی امت مرحوم میں احساس عفت ہو
الہی مادران وقت کی تکریم و عزت ہو
بجاہ سیدہؑ سینوں کو معمور حیا کر دے
سروں کو چادر تطہیر کا سایہ عطا کر دے

قبولیت کا دروازہ کھلے گا جب دعا لکھوں
سلام شوق برآں جوہر صدق و صفا لکھوں

(بقیہ دنیائے تصوف کی خبریں)

انجمن گلشن کبیر کراچی کے نگران اعلیٰ غلام مہدی انتقال کر گئے۔

انجمن فلاح و بہبود گلشن کبیر کے نگران اعلیٰ جناب غلام مہدی گلشن کبیری مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۹۵ء کو اپنے آبائی گاؤں گلشن کبیر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ عرصے تک محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کچھ عرصہ انجمن کے صدر رہے۔ پھر نگران اعلیٰ کی جگہ پر کام کرنے لگے۔ مرحوم محنت کش ۔ ملنسار ، خوش اخلاق اور ذہین انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے ۔ آمین

محمد عبداللہ ، نائب خزانچی
انجمن فلاح و بہبود کراچی

(باقی صفحہ نمبر ۲

قسط نمبر ۱

دیار امیر کبیرؒ میں

(سفرنامہ ختلان) میر عبدالعزیز مدیر انصاف راولپنڈی

یکم اور ۲ ستمبر کی درمیانی رات کو بیشتر حضرات کو سونا نصیب نہیں ہوا تھا۔ نیند کی بھی کمی تھی۔ لیکن دن کو سونا ناممکن تھا۔ اس لئے عصر کے بعد ہم لوگ سیر کو نکلے۔ ہمارے ساتھ تواضع اور آؤ بھگت کے لئے اہم سرکاری افسر جن میں ڈپٹی منسٹر بھی شامل تھے موجود تھے ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جن کو انگریزی بھی آتی تھی۔ فارسی یا تاجیک تو خیر ان کی اپنی زبان ہے۔

ایک تو ہم کو استاد صدر الدین عینی کا مزار دکھایا گیا ہے اس کے بعد ایک جھیل دیکھی اسکے بعد ایک بڑی مسجد جو زیر تعمیر ہے اس کی طرف گئے وہاں نماز عصر پڑھی اور اس مسجد کے امام صاحب اور منتظمین سے مسجد کے بارے میں اور تاجکستان میں اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ڈاکٹر ریاض احمد کی عربی دانی اس وقت کام آئی مسجد والوں نے کہا کہ ہمارے لئے عربی یا فارسی میں پاکستان سے کتابیں بھیجی جائیں ڈاکٹر ریاض احمد نے جو کہ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں قائد اعظم چیئر کے سربراہ ہیں یہ بات نوٹ کرلی۔

اس کے بعد ہوٹل واپس آئے تو قارئین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ تاجکستان میں شام کا کھانا کھانے کا ٹائم چھ بجے سے آٹھ بجے تک ہوتا ہے۔ صبح کا ناشتہ چھ بجے صبح سے آٹھ بجے تک۔ اور دن کا کھانا بارہ سے ایک یا دو بجے تک۔ ہماری طرح نہیں کہ رات کے دس گیارہ بجے جب چاہا کھالیا۔ اور چونکہ روم سروس کا وہاں دستور نہیں۔ اس لئے ہم ڈائننگ ہال میں وقت پر جاتے تھے اور کھانا کھاتے تھے۔

یہ لکھنا بھول ہی گیا ہوں کہ کمروں میں ہم داخل ہوئے تو سونے کے کمروں میں ہماری آمد سے قبل کثیر مقدار میں میوہ جات انگور، آڑو، ناشپاتی، خربوزے، تربوز اور خشک میوہ جات رکھے تھے۔ ڈائننگ ٹیبل پر بھی ان چیزوں کی بہتات تھی۔ کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اس صورتحال میں ہم سب کو قرآن مجید کی یہ آیت بار بار یاد آتی تھی کہ "فبای آلاء ربکما تکذبان" (اور تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے) تاجکستان میں فی الحال کوئی اخبار روزنامہ نہیں ہے۔

گزشتہ سال ہی ہمیں بتایا گیا تھا کہ سوویت دور میں ایک روزنامہ روسی زبان اور (روسی سکرپٹ میں) دوشنبہ سے نکلتا تھا لیکن اب ایک ہفت روزہ جو انصاف سے ذرا بڑے چار صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔ وہ نکلتا ہے۔ آج ہمیں اپنے سفارت خانہ میں بریفنگ کے لئے بلوایا گیا۔ سفیر صاحب جناب جاوید حفیظ نے تاجکستان کا تعارف کرایا اپنے سفارت خانے کی کارکردگی بیان کی۔ انہوں نے قونصلر جناب حسن جاوید کی خدمات کا بھی ذکر کیا جو پہلے چارج ڈی افیرس تھے اور اب قونصلر ہیں۔ عملے کے دوسرے حضرات کا تعارف بھی ہوا۔ اور پاک تاجیک تعلقات کے بارے میں مفید معلومات حاصل ہو سکیں۔ اس کے بعد چائے کا دور چلا۔

یہاں سے ایسوسی ایشن کے صدر نے کشمیر ہاؤس اسلام آباد فون کیا تاکہ پتہ لگایا جاسکے کہ سردار عبدالقیوم خان صاحب وزیر اعظم آزاد کشمیر دوشنبہ آرہے ہیں کہ نہیں۔ لیکن کشمیر ہاؤس سے ٹیلی فون آپریٹر کے سوا کوئی نہ مل سکا۔

چونکہ یہاں اخبار کوئی نہیں ہے اس لئے خبروں کے لئے ٹیلی وژن کا ہی سہارا لینا پڑا۔ آج تاجیک ٹی وی پر شاہ ہمدانؒ ہی جلوہ نما تھے۔ خبروں میں تبصروں میں اور فیچرز میں حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ چھائے ہوئے تھے۔ ہمارا انٹرویو بھی من و عن آیا۔

دوسرے دن ہمارے افسران تواضع جن میں ڈپٹی منسٹر ہیلتھ مسٹر نصر اللہ بھی تھے آئے۔ اور انہوں نے مجھے کہا کہ شمارا [illegible] میں نے کہا کہ [illegible] تو آپ کے [illegible] نہیں ہیں ہی نہیں۔ تو انہوں نے ٹی وی کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اس کو ہی ہم اخبار کہتے ہیں۔

اس کے بعد دوسرے لوگوں نے بھی [illegible] جانتے تھے یا نہیں جانتے تھے۔ کہا کہ شمارا در اخبار دیدیم۔ خوب گفتید۔

(جاری ہے)

اسلام کا دیدار

عارف حسین مدرس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

ان الدین عند اللہ الاسلام ہ

نومولود کے لئے نام والدین اپنی مرضی سے تجویز کرتے ہیں یا کسی عالم سے موافق برج کے مطابق متعین کراتے ہیں۔ علم و ادب کی دنیا میں پہنچ کر اصلی نام کے اوپر تخلص کا اضافہ ہو جاتا ہے اسی طرح خطاب، القابات، کنیت اور نسبتی نام یکے بعد دیگرے اصلی نام کے اوپر چڑھتے جاتے ہیں۔ القابات اور تخلص کے درمیان اصلی نام گمنام صورت اختیار کرتا ہے۔ مگر مسمیٰ کو اپنا اصلی نام عزیز ہوتا ہے۔ بعد رحلت والدین اگر کوئی ماں بہن اس نام کو لے کر پکارے تو مسمیٰ کے کانوں میں اپنی والدہ مرحومہ کی آواز گونجی ہے۔ اور اس کے سامنے بچپن کا منظر آتا ہے جس میں اس کی پیاری ماں اس کو لوریاں دیتے وقت اسی نام سے پکارتی تھی۔

ہمارے دین اور مذاہب کے نام اور حالات بھی مذکورہ بالا حالات سے مختلف نہیں ہیں۔ ہمارے دین کا نام اسلام ہے مگر اس پر کشش اور متفقہ نام کے اوپر مذاہب اور مسالک کے ناموں کے غلاف چڑھا کر اسلام کا حسین چہرہ چھپا دیا گیا ہے۔ جب کوئی غیر مسلم اسلام کا دیدار کرنے کے لئے آتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ فلاں کتاب میں اسلام کی تصویر ہے۔ وہ اس کتاب کو اٹھا کر اسلام کی تصویر ڈھونڈتا ہے مگر اس کو کتاب کے ہر صفحے میں مجتہدین اور فرقوں کے بانیوں کی تصویریں نظر آتی ہیں۔ اس پر ایسا شخص یہ بات کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ تو مجتہدین کی تصویروں کا البم ہے۔ اس غیر مسلم سے یہ بات کہی جائے تو بہتر ہے کہ ہم نے اسلام کو مجنونوں سے بچا کر رکھنے کے واسطے لیلیٰ کی طرح حجلہ نشین کیا ہے اگر اس کے رخ سے نقاب ہٹایا جائے تو ناظرین کی حالت زنان مصر کی حالت سے مختلف نہیں ہوگی۔

چہرہ نمائی

اگر آپ کو اسلام کا دیدار کرنے کا شوق ہے تو اسلام کی اصل تصویریں اوراق قرآن کے البم میں ملیں گی۔ احادیث صحیحہ اور اولیاء اللہ کے کلام کے پردوں میں تصویر اسلام محفوظ ہے۔ اس اسلام کی تصویر جو دور رسالتمآبؐ میں تھی فی زمانہ بعد از قرآن و حدیث شاہ سید محمد نور بخش کی تصانیف کتاب الاعتقادیہ اور الفقہ الاحوط میں ہے۔

مذکورہ بالا دونوں کتابوں میں کسی فرقے اور مجتہد کے حوالے کے بجائے دور رسالت کے حوالے سے اسلامی عقائد احکام اور معاملات کی صحیح تشریح کی گئی ہے۔ لہذا ان دونوں کتابوں پر عمل کرنے سے اسلام کا دیدار نصیب ہوگا۔

اسلام کے پیروکار

مسلمان دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) جزوی مسلمان (۲) کلی مسلمان۔ جزوی مسلمان وہ لوگ ہیں کہ سرکاری کاغذات میں مسلمانوں کی فہرست میں ان کے نام بھی شامل ہیں اور ان کے دینی مراکز مساجد، مدرسہ وغیرہ پر دین اور مذہب کا نام بڑی سرخیوں میں لکھا ہوا ہے۔ مگر یہ لوگ نماز، روزہ، وغیرہ احکام اسلام کے مکمل پابند نہیں ہوتے۔

کلی مسلمان وہ افراد ہیں جو اللہ کے دفتر میں اپنا نام مسلمان لکھوانے کی خاطر لمبی لمبی راتیں عبادت الٰہی میں گزار دیتے ہیں اور ان کا جینا، مرنا سب کچھ اللہ کی رضا کے حصول کی نذر ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ سرکاری کاغذات میں مسلمان ہونا کافی نہیں ہے۔ اللہ کے دفتر میں مسلمان ہونا لازمی ہے۔ کاغذات اور کتبے پر جو نام ہم اپنے لئے منتخب کرتے ہیں اس کے مطابق قیامت کے دن فیصلہ نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنا دفتر الگ رکھتا ہے۔ خداوند جہاں کے دفتر میں ہمارا نام مسلمان، محب اہل بیت رسولؐ اور تابع سنت ہونا بروز جزاء فوز و فلاح کا سبب ہے اور ملاء اعلیٰ میں ہمارے اعمال کے مطابق ہمارا نام تجویز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام شناسی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عراق کے مقامات مقدسہ

محمد حسن نوری ابو طہبی

نوائے صوفیہ کی وساطت سے زائرین کرام کی سہولت کے لئے سرزمین عراق میں موجود مقامات مقدسہ پر کچھ روشنی ڈالتا ہوں ۔ سب سے پہلے میں آپ کو بغداد لے چلتا ہوں جہاں جناب شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ اور حضرت معروفی کرخی جامع مسجد معروف کرخیؒ اور امام غزالی واحمد غزالی شیخ شہاب الدین اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ جات ہیں ۔ جناب حضرت جنید بغدادی بھی یہاں مدفون ہیں ۔ ابی نوشا بالمقابل پلسان ایئرپورٹ) اور حضرت ابراہیم خواص حضرت زبیدہ خاتون اور دیگر متعدد اولیائے کرام یہ سب مقدس ہستیاں شنوزیا قبرستان میں مدفون ہیں ۔ بغداد الفاطمیہ میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کا روضہ مبارک ہے ۔ اب آئیے کربلا چلتے ہیں جہاں جانے کے لئے آپ کو بس العادی گیراج سے ملے گی کربلا میں جہاں حضرت امام حسین علیہ السلام کا روضہ مبارک ہے ۔ اسی احاطہ میں حضرت گنج شہید اور حبیب ابن مظاہر کے روضہ جات بھی ہیں ۔ اور حضرت ابراہیم کا روضہ بھی ہے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں ۔ حضرت امام حسینؑ کے روضہ مبارک کے دروازے کے سامنے میدان کربلا ہے جس کی لمبائی ۳۷۵ قدم ہے ۔ اور آپ کے روضے کے سامنے مشرق میں حضرت عباس علمدار کا روضہ مبارک ہے روضے سے باہر آتے ہوئے سامنے دونوں بازوؤں کی زیارت گاہ ہے ۔ حضرت امام حسین کے روضے کے باہر مغرب کی طرف مقام زینب ہے ۔ قیام زینب سے آگے خیمہ گاہ اہل بیت ہے اور کربلا نے مغرب کی طرف ۱۵ کلومیٹر کے فاصلے پر حضرت حر کا روضہ مبارک ہے ۔ اس جگہ کا نام کریاحریا ہے ۔ اور کربلا ہی میں مقام مہدی مقام جعفر صادق ہیں کربلا سے بغداد کی جانب ۳۰ کلومیٹر دور میاں روڈ پر حضرت زینب کے دونوں صاحبزادوں کے روضہ جات موجود ہیں ۔ مسیب شہر جانے کے لئے کربلا سے آپ کو چھوٹی کوسٹر ملے گی جب مسیب شہر اتریں گے تو وہاں کسی ٹیکسی والے سے کہیں کہ محمد اور ابراہیم کے روضے پر چلنے کو کہیں یہ

حضرت مسلم کے صاحبزادے ہیں ۔ روضہ جات دریائے فرات کے کنارے ہیں ۔ اب کربلا سے نجف جانے کے لئے بس کربلا سے اور بغداد جانے کے لئے العادی گیراج سے ملے گی نجف اشرف کے اندر حضرت علی علیہ السلام کا روضہ مبارک ہے اور حضرت حسن علیہ السلام کے صاحبزادوں کے روضہ ہیں ۔ نجف اشرف قبرستان کے اندر متعدد نبیوں کے روضہ جات مبارکہ موجود ہیں ۔ نجف اشرف قبرستان کا نام دارالسلام ہے جس کا طول عرض ۱۰ کلومیٹر ہے ۔ قبریں ساتھ ساتھ ہیں ۔ کوفے میں سب سے نمایاں عمارت جامع مسجد کوفہ ہے ۔ جس کے اندر بارہ مقامات ہیں ۔ ہر مقام پر باری باری دو رکعت نماز نفل ادا کرنا ہوتی ہے ۔ اس کے اندر طوفان نوحؑ کا کنواں موجود ہے ۔ حضرت علیؑ کے زمانے کا قطب نما اور محراب کوفہ جہاں حضرت علی علیہ السلام کو شہید کیا گیا تھا ۔ اور ساتھ ہی حضرت مسلم علیہ السلام کا روضہ ہے ۔ حضرت ہانی کا روضہ حضرت مختار کا روضہ اور کوفے کی جامع مسجد کے دروازے کے سامنے حضرت عباس علمدار کی ہمشیرہ کا روضہ بابل نجف اور حضرت ایوب علیہ السلام کا روضہ ہے ۔ بابل کفل شہر میں حضرت نبی ذوالکفل کا روضہ ہے اور آپ کے چار اصحاب کے بھی بابل میں وہ کنواں ہے جہاں سے حضرت ایوب علیہ السلام کو شفا ملی تھی ۔ اور بابل میں وہ مقام ہے جو ولادت گاہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے بغداد العادی گیراج سے سامرہ جانے کے لئے بس ملے گی ۔ جہاں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام حضرت امام علی النقی اور ام الحکیم کے روضہ جات ایک ہی احاطہ میں ہیں اور مقام امام مہدی مقام بلند میں حضرت امام محمد کا روضہ ہے ۔ بغداد نادہ گیراج سے کرکوک جانے کے لئے بس ملے گی کرکوک شہر میں نبی اوزر نبی موبین اور حضرت امام قاسم حضرت امام موسیٰ کاظم کے روضہ جات موجود ہیں بغداد العادی گیراج سے موصل جانے کے لئے بس ملے گی ۔ موصل شہر کے اندر حضرت نبی یونس علیہ السلام کا روضہ اور حضرت نبی شیط نبی جرجیس شیخ فتحی شیخ رشید موصل کے قریب

جودی پہاڑ پر مقام حضرت خضر اور متعدد نبیوں کے روضہ جات موجود ہیں ۔ فان بنی سعید جانے کے لئے ناوہ گیراج کے سامنے سے کوسٹر بس ملے گی ۔ فان سعید کے مغرب میں حضرت لقمان حکیم کا روضہ اور کمون حکیم محمد سکرین کا اور فان بنی سعید سے آگے حضرت اویس قرنی کا روضہ مبارک ہے ۔ اس مقام کا نام جلولا ہے ۔ موصل شہر میں نبی دانیال کا روضہ مبارک ہے ۔ مدائین جانے کے لئے چھوٹی کوسٹر بغداد بابل شہری سے ملے گی اس کا پرانا نام مدائین ہے ۔ اور نیا نام سلیمان پاک ہے ۔ جامع مسجد سلیمان فارسی اور اسی مسجد کے اندر حضرت سلیمان فارسی مری فتح الیمین جابر ابن عبداللہ عرضاوی یہ تینوں حضور کے جلیل القدر صحابیوں میں سے ہیں ۔ سلیمان فارسی کی مسجد سے آگے قیصر قصرہ کا محل ہے ۔ جو قابل دید ہے ۔ بصرہ جانے کے لئے ناوہ گیراج سے بس ملے گی بصرہ شہر کے اندر صحابی طلال کا روضہ ہے جس کی لمبائی ۹ میٹر ہے ۔ بصرہ سے آگے زبیر شہر میں جامع مسجد زبیر اور اسی مسجد کے اندر حضرت زبیر کا روضہ ہے ۔ وہاں سے مشرق کی طرف تقریباً ایک فرلانگ قبرستان میں حضرت حسن بصری کا روضہ ہے ۔ بصرہ اور کویت کی سرحد پر ایک درخت ہے جو کہ روایت کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا ۔ اس درخت کے لئے کھانے سے اللہ تعالیٰ بے اولاد کو اولاد عطا فرماتا ہے ۔ دیوانیہ جانے کے لئے العادی گیراج سے بس ملے گی دیوانیہ شہر میں حضرت حمزہ کا روضہ ہے اور حضرت قاسم کا روضہ ہے جو کہ حضرت علیؑ کی اولاد میں سے ہیں ۔ شاہراہ صدوف بغداد میں نبی داؤد اور نبی صالح کا روضہ ہے ۔ بغداد میں حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کی روح محترم اور آپ کی اولاد کے روضہ جات ہیں کوفے میں مسلم ابن اوسکی کا روضہ کوفہ اور دریائے دجلہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تھے ۔ موصل شہر سے ۲۰ کلو میٹر سے وہ جگہ ہے جس کا نام حمام علیل ہے وہاں غسل کرنے سے بیمار کو شفا ملتی ہے ۔ موصل سے ۶ کلو میٹر مغرب میں وہ مقام ہے جہاں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب الٰہی آیا تھا ۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مبارک گھر ہے ۔ کوفے کی مسجد کے سامنے حضرت علیؑ کا کھجوروں کا باغ ہے ۔ اور باغ کے سامنے آپ کا مکان ہے ۔ مکان سے تقریباً ایک فرلانگ نجف کی طرف آپ کے ایک

(باقی صفحہ نمبر ... پر)

(بقیہ دنیائے تصوف کی خبریں)

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن تھگس کا قیام

اتفاق و اتحاد اور ملی جذبہ کے تحت نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن تھگس کا قیام عمل میں لایا گیا اس موقع پر تھگس کے معززین شہر اور سیاسی عمائدین نے بھرپور شرکت کی۔

نو منتخب صدر منظور حسین نے تمام عہدیداروں اور نمائندوں سے اپیل کی کہ وہ این وائی ایف کے ساتھ تعاون کر کے ملی یکجہتی کو فروغ دیں ۔ صدر جلسہ سلطان علی خان نے منتخب عہدیداروں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اس تنظیم کو احسن طریقے چلانے کی کوشش کریں گے ۔ اس موقع پر سید شمس الدین صاحب نے بھی اپنے تعاون کا یقین دلایا اور عہدیداروں سے حلف لیا۔

منتخب عہدیدار

۱ ۔ روزی علی، نگران اعلیٰ
۲ ۔ منظور حسین، صدر
۳ ۔ سید عباس، نائب صدر
۴ ۔ غلام حسین، سینئر نائب صدر
۵ ۔ خادم حسین، جنرل سیکرٹری
۶ ۔ سید محمد نسیم حجازی، ڈپٹی جنرل سیکرٹری
۷ ۔ محمد حسن، سیکرٹری نشرواشاعت
۸ ۔ غلام محمد، رابطہ سیکرٹری
۹ ۔ غلام مہدی، آفس سیکرٹری
۱۰ ۔ محمد حسین، فنانس سیکرٹری
۱۱ ۔ غلام حیدر، پروپیگنڈہ سیکرٹری
۱۲ ۔ اشرف حسین، پریس سیکرٹری

کونسل آف گائیڈنس حضرات کے نام مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱ ۔ سید شمس الدین
۲ ۔ سید نثار علی
۳ ۔ شیخ غلام محمد
۴ ۔ محمد جان
۵ ۔ ڈاکٹر محمد
۶ ۔ موسیٰ سرکردہ
۷ ۔ غلام حیدر نمبردار
۸ ۔ سلطان علی خان

محمد نسیم حجازی
ڈپٹی جنرل سیکرٹری

(باقی صفحہ نمبر ... پر)

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت مختلف مفید سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ جوابات شریعت محمدیہ کی رو سے دیئے جاتے ہیں لہذا کسی بھی سائل کو اس قسم کا اندیشہ دل میں لانے کی ضرورت نہیں ہے کہ جوابات کے لئے حوالہ جات کا فقدان ہے۔ جوابات کی صحت و سقم کے سلسلے میں خود جوابدہ ہوں۔ اگر کہیں مزید وضاحت مطلوب ہو تو اگلے شماروں میں مزید وضاحت بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ سائلین حضرات جوابات سے اطمینان کا سانس لے سکتے ہیں۔

اس شمارے کے لئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوال نمبر ۱ کیا نماز وتر کی باجماعت ادائیگی درست ہے؟

سوال نمبر ۲۔ صدائے خطیب کی پستی کی وجہ سے بہت سے حاضرین خطبہ جمعہ نہیں سن پاتے تو ایسی صورت میں ان کی نماز جمعہ درست ہوگی؟

سوال نمبر ۳۔ مردے کو تیمم دے چکنے کے بعد کوئی شخص مردے کو چھو چکا ہو یا مردے کو قبر میں اتارنے والے شخص کا ہاتھ مردے کو چھونے کی وجہ سے گیلا ہو جائے تو کیا ہوگا؟

سوال نمبر ۴۔ کیا اذان دینے والے شخص کا باریش ہونا شرط ہے؟

سوال نمبر ۵۔ کیا داڑھی مونڈا شخص کی امامت درست ہو سکتی ہے؟

سائل فدا علی حسنی

ممبر این۔ وائی۔ ایف بلغار

سوال نمبر ۶۔ کیا قرآن خوانی کے موقع پر ایک ہی پارہ کو دو مرد یا دو عورتیں ایک ساتھ پڑھنے لگ جائیں تو ایسا کرنا صحیح ہے؟

سوال نمبر ۷۔ کیا غیر مسلم سے صدقات و خیرات لینا درست ہے؟

سوال نمبر ۸۔ سجدہ سہو بجالانا بھول جائے اور سلام پھیر دے تو کیا ہوگا؟

سائل غلام عباس شیرانی محسن آباد خپلو بالا مقیم لاہور

سوال نمبر ۹۔ اہل نوربخشیہ کے لئے دوسروں کی طرح ایک مخصوص فارم پر کر بنک میں زکوٰۃ کی کٹوتی سے بچنا کیسا معاملہ ہے؟

سائل صوفی محمد شفیع مطہری کرابینگ خپلو

سوال نمبر ۱۰۔ زچگی کا خوف کھا کر، رحم ہی کو نکلوا دینا کیسا ہے؟

سائل لیاقت علی خان خپلوی اسلام آباد

سوال نمبر ۱۱۔ استحاضہ کی وضاحت فرمائیں۔

سائلہ ا۔ ص۔ ل

جواب نمبر ۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نماز وتر سنن راتبہ میں شامل ہے۔ سنن راتبہ کی اجتماعی ادائیگی کا اہتمام کرنا حرج عظیم ہے۔ حرج دین میں مرفوع ہے۔ لہذا ہر وقت کے لئے اس کی باجماعت ادائیگی کو اس حرج کی وجہ سے درست قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ البتہ رمضان المبارک کے لئے نماز تراویح کی اجتماعی ادائیگی سے فراغت پا کر وتر کی بھی اجتماعی ادائیگی ہمارے بزرگان دین کی طرف سے کی جاتی رہی ہے اور آج کل ہم بھی بزرگان دین کے نقوش اقدام پر چلتے ہوئے رمضان المبارک میں وتر کی نماز بھی باجماعت ادا کرتے ہیں۔

جواب نمبر ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خطیب کی آواز نہایت پست ہونے کی وجہ سے اگر بہت سے حاضرین خطبہ جمعہ کو نہ سن پاتے ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ آرام سے اختتام خطبہ تک کسی قسم کی بات وغیرہ میں مصروف ہوئے بغیر بیٹھے رہیں۔ ان کی نماز جمعہ درست ہوگی۔ ان کو ظہر کے اعادے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اگر دوران خطبہ آپس میں بات چیت وغیرہ میں لگ جاویں تو ان کی نماز جمعہ شرعاً درست نہیں ہوگی۔ خواہ وہ خطبہ جمعہ کو خوب سن پاتے ہوں یا نہ سن پاتے ہوں۔

جواب نمبر ۳۔ مردے کو تیمم دے چکنے کے بعد کوئی شخص اگر

مردے کو چھو چکا ہو تو اس پر کوئی غسل واجب نہیں ہو گا۔ اسی طرح سے اگر مردے کو قبر میں اتارنے والے شخص کا ہاتھ مردے کو چھو لینے کی وجہ سے گیلا ہو جائے تو یہ دیکھا جائے گا کہ گیلا ہونے کا سبب اگر مردے کے جسم سے خارج ہونے والی کوئی ناپاکی ہو تو وہ ہاتھ کو پانی سے دھو کر صاف اور پاک کرے۔ اگر گیلا ہونے کا سبب مردے کے جسم سے نکلنے والی کوئی ناپاک چیز نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ صرف کراہت طبع کی بناء پر وہ ہاتھ کو دھولے گا۔

جواب نمبر ۴۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اذان دینے والے شخص کا باریش ہونا شرعاً کوئی شرط نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کی داڑھی سرے سے نکلی ہی نہ ہو تو وہ باریش آدمی نہیں ٹھہرے گا۔ اس کا اذان دینا اور دیگر شرعی امور کی بجاآوری بالکل درست قرار پاتی ہے۔ اگر کوئی شخص داڑھی مونڈا ہو تو از روئے شریعت محمدیہ وہ فرد فاسق قرار پاتا ہے۔ اس وجہ سے دوسرے باریش فرد یا فطرتاً بے ریش فرد صالح کے ہوتے ہوئے داڑھی مونڈا شخص کا اذان دینا قدرے کراہت کا باعث ہو گا ویسے اذان درست ہو گی۔ تفصیل کے لئے فقہ احوط کا مطالعہ کیجئے۔

جوابا نمبر ۵۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ داڑھی مونڈنے کا اقدام شرعاً ایک فعل حرام قرار پاتا ہے۔ کیونکہ یہ صورت رسول کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ وہ لازماً فاسق ٹھہرے گا۔ اور فاسق کی امامت فاسق افراد کے لئے سزاوار ٹھہرتی ہے۔ صالح افراد کے لئے امامت کا کم از کم امر جواز فسق ظاہری کا حامل نہ ہونا ہے۔

امید ہے کہ محترم فدا علی حسنی صاحب اپنے سوالات کے جوابات کو تسلی بخش پائیں گے۔

جواب نمبر ۶۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جی ہاں قرآن خوانی کے مواقع میں ایک ہی پارے کو دو یا دو سے زیادہ افراد ایک ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ خواہ ایک ساتھ پڑھنے والے حضرات مرد ہوں یا عورتیں۔

جواب نمبر ۷۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ صدقات خواہ واجب ہوں یا مسنون۔ دونوں صورتوں میں اہل اسلام کے ساتھ مخصوص اصطلاحی نام والی چیزوں میں شمار ہوتے ہیں۔ غیر مسلم جو کچھ دیا کرتے ہوں وہ مالی امداد یا چندہ قرار پاتا ہے۔ صدقہ کہنا درست نہیں۔ لہذا غیر مسلم سے مالی امداد لی جا سکتی ہے۔

جواب نمبر ۸۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اگر کوئی شخص سجدہ سہو کی بجاآوری بھول جائے۔ اور وہ سلام بھی پھیر دے تو دیکھا جائے گا کہ کسی واجب حکم کا سجدہ سہو تھا یا مسنون حکم کا۔ اگر واجب حکم کا سجدہ سہو ہو اور سلام پھیرتے ہی یاد آجائے تو وہ سجدہ سہو کی نیت کر کے سہو کے دو سجدے بجالائے گا اور تشہد بھی پڑھ کر سلام پھیر دے گا۔ اگر کسی مسنون حکم کا سجدہ سہو ہو تو اس کا بہتر محل ہی سلام پھیرنے کے بعد کا ہے۔ لہذا سلام پھیرتے ہی اگر اسے یاد آجائے تو سجدہ سہو کی نیت کر کے دو سجدے بجالائے اور تشہد پڑھ کر پھیر دے۔ اگر دونوں صورتوں میں سلام پھیرنے کے بعد قولاً یا فعلاً اجنبی عمل سرزد ہو چکا ہو تو واجب حکم کے سہو کی صورت میں نماز کو دوبارہ بجالائے گا اور مسنون حکم کے سہو کی صورت میں نماز کو دوبارہ بجالانا بھی مسنون ہو گا اگر دوبارہ بجا نہ لائے تب بھی اس کی نماز کی صحت متاثر نہیں ہو گی۔

توقع ہے کہ غلام عباس شیرانی صاحب اپنے سوالات کے جوات سے مطمئن ہوں گے۔

جواب نمبر ۹۔ ایسا کرنا اتفاق عملی کا باعث ہے۔ لہذا اگر کہیں ایسا نہ کرنے کی صورت میں جان، مال اور عزت و آبرو کا مسئلہ درپیش ہوتا ہو تو وہاں پر آدمی اس کام لئے مجبور محض بن جائے گا اور وہ ایسا کر سکے گا۔ تاہم اس کے ذمہ یہ امر لازم ہو گا کہ وہ اپنی طرف سے ذکواۃ کی ادائیگی کرے۔ جہاں اس قسم کا خطرہ وغیرہ درپیش نہ ہو ایسا کرنا شرعاً درست عمل نہیں ٹھہر سکتا ہے۔ اس لئے اہل نوربخشیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے معنوی تشخص کی خصوصیت کے پیش نظر اس قسم کے فارم پر کر کے اخروی کامرانی سے کوسوں دور ہونے سے مکمل کنارہ کش رہنے کو ترجیح دیں۔

امید ہے کہ محترم صوفی محمد شفیع مطہری صاحب کے دل کو اس سے تشفی ہو گی۔

جواب نمبر ۱۰۔ جس طرح سے اولاد کے اخراجات کا خوف کھا کر اولاد کا قتل کرنا از روئے قرآن سنگین جرم ہے اسی طرح سے اولاد کے محل تولید یا سبب وجود ظاہری کو ختم کرنا بھی سنگین جرم ہے۔ لہذا کسی بھی مومن مسلمان کے لئے یہ کام قطعاً سزاوار نہیں ہے۔ نوائے صوفیہ کے ایک سابق شمارے میں اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں کافی تفصیل شائع کی جا چکی ہے۔

توقع ہے کہ محترم لیاقت علی شیلوی کا دل مطمئن ہو گا۔

جواب ۱۱۔ ماہواری کا آنا اور زچگی کا خون خواتین کو لاحق ہونے والی مخصوص حالتیں ہیں۔ ماہواری کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات کی ہے۔ زیادہ سے زیادہ مدت عام طور پر دس دن

اور دس راتوں کی ہے اور شاذو نادر ہی پندرہ دنوں تک کی ہے۔ زچگی والے خون کی کم از کم مدت ایک لمحہ بھی ہو سکتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ مدت عام طور پر چالیس دنوں کی ہے اور شاذو نادر طور پر ساٹھ دنوں کی۔

عادات مخصوصہ

بعض خواتین کی ان مخصوص حالتوں میں اپنی اپنی ایک مخصوص عادت بھی ہوتی ہے مثلاً بعض خواتین کی یہ عادت چلی آتی ہے کہ وہ ہر ماہ صرف پانچ دنوں کی ماہواری کا شکار رہتی ہے۔ پھر پاک ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے زچگی کے بعد ہر ایک کی اپنی اپنی مخصوص عادت ہوا کرتی ہے۔

پس یہ یاد رکھیے کہ ماہواری (حیض) اور زچگی کا خون (نفاس) اپنی اپنی مذکورہ زیادہ سے زیادہ مدت سے تجاوز کر جائے تو وہ استحاضہ کہلاتا ہے۔ لہٰذا ماہواری کی زیادہ سے زیادہ مذکورہ مدت گزرنے پر اس کو غسل حیض بجا لانا ضروری ہے۔ آگے کا خون استحاضہ ٹھہرے گا۔ اسی طرح سے نفاس کی مذکورہ زیادہ سے زیادہ مدت سے وہ تجاوز کر جائے تو استحاضہ کہلاتے گا۔ زیادہ سے زیادہ مذکورہ مدت گزرنے پر اس کو غسل نفاس بجا لانا وجوباً ضروری ہے۔ آگے کا خون استحاضہ ٹھہرے گا۔

عادات کی تبدیلی کا کرشمہ

اگر دونوں حالتوں میں کسی خاتون کی اپنی مخصوص عادات والی مدت سے خون تجاوز کر جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ خون کی مخصوص علامت کو دیکھے۔ اگر خون بقیہ پہلے والا ہی ہو تو یہ اس کی عادت کی تبدیلی ہوگی اور خون پہلے والا شمار ہوگا۔ مذکورہ زیادہ سے زیادہ مدت تک یہی سلسلہ رہے گا۔ اگر خون کی مخصوص علامت پہلے والے خون کی نہ ہو بلکہ وہ عام خون کی طرح ہو تو وہ بھی استحاضہ ٹھہرے گا۔ جب استحاضہ کا مرحلہ آئے گا تو خواتین کو سابقہ دونوں مراحل کی طرح نماز کی چھٹی نہیں ہوگی نہ ہی روزے کو موخر کرنے کی گنجائش ہوگی بلکہ وہ نماز پڑھے گی اور رمضان میں روزے بھی رکھے گی۔

اختتام استحاضہ

جب استحاضہ کا مرحلہ بھی ختم ہو جائے اور خون بالکل رک جائے تو محل اجتماع کی ناخوشگوار حالت کے بدلتے پر بطور شکرانہ غسل استحاضہ بجا لانا بھی وجوباً ضروری ہے۔ سابقہ شماروں میں بھی اس کی تفصیل آچکی ہے۔

امید ہے کہ محترمہ ا۔ص۔ل صاحبہ کو اپنے سوال کے جواب سے تسکین قلب حاصل ہوگی۔

(بقیہ دنیائے تصوف کی خبریں)

۱۰۔ نائب نشرواشاعت سیکرٹری، غلام عباس
۱۱۔ آفس سیکرٹری، محمد حسین
۱۲۔ ڈپٹی آفس سیکرٹری، محمد یوسف
۱۳۔ لائبریرین، محمد علی
۱۴۔ ڈپٹی لائبریرین، موسیٰ علی
۱۵۔ پروپیگنڈہ سیکرٹری، غلام حیدر
۱۶۔ ڈپٹی پروپیگنڈہ سیکرٹری، غلام مہدی

کونسل آف گائیڈنس

۱۔ محمد حسین مشیر
۲۔ ڈاکٹر محمد یوسف چیئرمین
۳۔ غلام مہدی سرکردہ
۴۔ حاجی غلام حیدر
۵۔ اخون رضا
۶۔ اخون مراد علی

غلام عباس، جنرل سیکرٹری
نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن
سینویوسٹ

(باقی صفحہ نمبر ۳

دنیائے تصوف کی خبریں

جی۔ایچ۔معروفی

این وائی ایف ناردرن ایریاز کا پہلا کنونشن

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن ناردرن کی پہلی عظیم الشان کانفرنس زیر اہتمام این وائی ایف گانچھے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر خپلو کے ریسٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی۔کانفرنس کی صدارت مفتی اعظم نوربخشی محمد عبداللہ صاحب نے کی۔کانفرنس میں این وائی ایف کی مختلف یونٹوں نے حصہ لیا۔کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔بعد ازاں این وائی ایف گانچھے ڈویژن کے قائم مقام صدر جناب عبدالخالق قاری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے تمام یونٹوں کا شکریہ ادا کیا۔ہم سب پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اندر کے اختلافات ختم کرنے اور فقہ احوط کو رائج کرنے کے لئے کوششیں تیز کریں۔این وائی ایف کا اصل مقصد شاہ سید کے عظیم مشن کو برقرار رکھنا ہے۔جس کے لئے ہم سب کو آگے بڑھنا ہوگا۔اس دور میں کچھ عناصر این وائی ایف کو مختلف فریقوں کے ساتھ منسوب کر رہے ہیں۔جبکہ ہمارا مقصد فرقوں سے بالاتر ہو کر کام کرنا ہے۔ہم نے دیکھنا ہے کہ بیرونی سازشیں ہماری نوجوان نسل کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ہمارے مقدس قلمی نسخوں کے ساتھ بددیانتی ہو رہی ہے۔یہ بات این وائی ایف کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔اب ہمیں علاقائی سطح پر سوچنے کی بجائے اجتماعی سوچ پیدا کرنی چاہئے۔

سکردو ڈویژن کابینہ کی جانب سے جناب محمد الیاس ایڈووکیٹ نے کہا کہ ہم سب سے پہلے این وائی ایف گانچھے کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور مبارکباد پیش کرتے ہیں، جنہوں نے ایک پروقار کانفرنس کا انعقاد کیا اور ہم تمام کو یہاں ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے اپنی تجاویز پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔اور یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ ہم باہم مل بیٹھ کر آپس میں اتفاق و اتحاد کے لئے آپس میں کوئی لائحہ عمل طے کریں۔جذبہ وہ چیز ہے جو دلوں میں پروان چڑھتا ہے اور جس کی بیداری سے قوموں کی تقدیریں بدل جاتی ہیں۔

وقت کا تقاضا ہے کہ ہم بھی دین حقہ کی سربلندی اور ترقی کیلئے میدان عمل میں کود پڑیں اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

NYF ناردرن ایریاز کے سپریم کونسل کی تشکیل

۸ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو نوربخشیہ فیڈریشن ناردرن ایریاز کی کانفرنس جناب چیئرمین مجلس قائدین مفتی محمد عبداللہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی اس میں ناردرن ایریاز کے تمام یونٹوں کے نمائندوں نے شرکت کی اور متفقہ طور پر درج ذیل ممبروں کو منتخب کیا گیا۔

محمد الیاس ایڈووکیٹ، چیئرمین
غلام عباس چوپا، سیکرٹری جنرل

اراکین کے نام

محمد علی شاہد، سکردو یونٹ
غلام ہادی عادل، سکردو یونٹ
بیگو غلام مہدی، گانچھے یونٹ
شبیر حسین، گانچھے یونٹ
منظور حسین، تھگس یونٹ

سید ناصر حسین، سینو یونٹ
محمد یعقوب علی، دم سم یونٹ

محمد بلال، براہ یونٹ
محمد اسحاق، لچھہ کنڈس یونٹ
محمد اختر، سلترو یونٹ
حسن خان، چھوربٹ یونٹ
علی صاحب، غواڑی یونٹ
سید محمد شمیم، ہلدی یونٹ
اخوند محمد حسین کاشف، ذوغونی یونٹ



عباس چوپا سیکرٹری جنرل این وائی ایف ناردرن ایریاز



شبیر حسین رابطہ سیکرٹری این وائی ایف گانچھے



شاہ ہمدان کانفرنس سے تاجکستان کے سابق نائب صدر ایس ایم عاصمی ۔ سینیٹر مولانا عبدالستار خان نیازی اور انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس کے صدر آغا حسین ہمدانی خطاب کر رہے ہیں۔

تاجکستان کے سابق نائب وزیر اعظم کا شاہ ہمدان کانفرنس سے خطاب

تاجکستان کے سابق نائب وزیر اعظم ایس ایم عاصمی نے کہا کہ پاکستان اولیاء کرام اور بزرگان دین کی سرزمین ہے جہاں سے اٹھنے والی شمع اسلام کی کرنوں نے دنیا کے گوشے گوشے کو منور کیا۔ تاجکستان کے عوام میں اپنے برادر ملک پاکستان کے لئے بے پناہ محبت ہے اور ان کے دل پاکستان بھائیوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ پاکستانی عوام اور حکومت نے جس محبت خلوص کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے۔ میں تہہ دل سے ان کا مشکور ہوں۔ وہ گزشتہ روز شاہ ہمدان کانفرنس دندہ شاہ بلاول میں خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اس موقع پر علی ولی ہمدانی شاہ ہمدان اور ان کے بطل جلیل سید احمد نوری سلطان ہمدانی کی تصانیف پر تحقیق اور ان کی دینی خدمات کو اجاگر کرنے پر زور دیا۔

تنظیم سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول کے صدر کیپٹن (ریٹائرڈ) علی اصغر شاہ نے کہا کہ شاہ ہمدان کانفرنس ایسا پلیٹ فارم ہے جو صوفیا اور اولیاء کی دینی اور علمی تعلیمات اور خدمات کو اجاگر کرنے میں اہم مقام رکھتا ہے۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ علی ولی ہمدانی جیسے ولی کامل کی تعلیمات کو دنیا کے ہر کونے میں پہنچانے کے لئے یونیورسٹی کی سطح پر شاہ ہمدان تحقیقاتی شعبہ قائم ہونا چاہئے۔

بقیہ تفکر و تذکر

عبادت کا حصہ بنانے کا اہتمام کریں اور لہو ولعب میں عمر عزیز کو برباد کرنے کی بجائے ان امور کی انجام دہی کا اہتمام کریں جو بنی نوع انسان کی فلاح اور نجات کے لئے ضروری ہیں۔

مذہبی بنیاد پر بنائے گئے نقشہ شمالی علاقہ جات پر پابندی کا مطالبہ

خپلو میں نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان اور منتخب عوامی نمائندوں کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت عبدالخالق قاری منعقد ہوا جس میں نقشہ شمالی علاقہ جات مرتبہ منظوم علی پروفیسر ڈگری کالج گلگت اور کتاب بلتستان تہذیب و ثقافت از محمد حسن حسرت پر غور و خوض کیا گیا اور چند مندرج فاش اغلاط پر انتہائی غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مسترد کیا گیا اور درج ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

۱۔ دعوات الصوفیہ میں مندرجہ ہمارے واضح نام کی بجائے نقشے میں مسلک امامیہ اثنا عشریہ قرار دے کر ہمارے تشخص پر حملہ کیا گیا ہے۔

۲۔ بلتستان کے عظیم مبلغ میر سید علی ہمدانی کو تبلیغی عمل سے خارج دکھایا گیا ہے۔

۳۔ ضلع گانچھے کی ۹۰ فیصد نور بخشی آبادی کو ایک دم گھٹا کر ،، فیصد دکھایا گیا ہے۔

۴۔ ضلع سکردو کے تینوں سب ڈویژنوں یعنی سکردو شگر اور کھرمنگ میں ہزاروں نور بخشی آبادی کو یک قلم نظر انداز کیا گیا ہے۔

۵۔ مشہور نور بخشی مبلغ میر شمس الدین عراقی شاہ ناصر طوسیؒ اور سید علی طوسیؒ وغیرہ کو شیعہ مبلغ قرار دیا گیا ہے۔

۶۔ میر سید محمد نور بخش کی تبلیغ کے دائرے کو تنگ کر کے صرف خپلو تک محدود ظاہر کیا گیا ہے ۔ اس طرح پروفیسر مذکور اور مصنف موصوف نے بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تاریخی حقائق کو توڑ موڑ کر پیش کیا ہے۔ یوں نور بخشی تاریخ کی موجودہ ہیئت کذائی کو بگاڑ دیا گیا ہے۔

لہٰذا ہم حکام بالا سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ تمام تعلیمی اداروں میں دونوں کی ترسیل پر فی الفور پابندی عائد کی جائے اور پروفیسر مذکور اور مصنف موصوف سے ان کی درج کردہ تمام اغلاط کی تصحیح کروائی جائے۔

قرارداد مذمت

۱۱ نومبر کو این وائی ایف یونٹ رضی گون کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب مراد علی مرکزی جوائنٹ سیکرٹری این وائی ایف پاکستان ہوا۔ جس میں پروفیسر منظوم علی ڈگری کالج گلگت کے تیار کردہ نقشہ پر شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے تمام علماء نور بخشیہ واکابرین حضرات و دانشور حضرات و مصنفین حضرات اور تمام این وائی ایف کے یونٹس سے پرزور اپیل کی گئی کہ وہ پروفیسر منظوم علی کے غیر حقیقت پسندانہ طرز عمل کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ چونکہ اس سے قبل بھی ایسی شرانگیز تحریروں کے ذریعے مسلک نور بخشیہ سے تعلق رکھنے والے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کی ناکام کوششیں ہوئی ہیں۔

اس لئے ایسی تحریروں پر فوری طور پر پابندی عائد کی جانی چاہیے۔ ورنہ شمالی علاقہ جات میں پھر فرقہ واریت کی آگ سلگنے لگے گی۔

جنرل سیکرٹری
این وائی ایف مرضی گون یونٹ

جامعہ اسلامیہ نور بخشیہ خپلو چھی کی اہم میٹنگ

۱۵ نومبر ۱۹۹۵ء کو جامعہ اسلامیہ نور بخشیہ خپلو چھی (رجسٹرڈ) کی ماہانہ میٹنگ زیر صدارت فلچو عبدالقدوس وائس چیئرمین میونسپل کمیٹی خپلو اور نگران اعلیٰ جامعہ ہذا منعقد ہوئی۔ تمام ممبروں نے شرکت کی۔ اخوند محمد علی مدرس نے تلاوت کلام پاک سے میٹنگ کا آغاز کیا۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل چیف آرگنائزر جامعہ ہذا نے اساتذہ کرام کی کارکردگی کے بارے میں شرکاء کو آگاہ کیا۔ اخوند ذاکر خازن نے سالانہ بجٹ پیش کیا جس پر اراکین نے ان کی کارکردگی کے بارے میں اطمینان کا اظہار کیا۔ اور جامعہ ہذا کے اساتذہ کرام کے مطالبہ پر مزید ایک مدرس کی تعیناتی کرنے پر اتفاق ہوا۔ پورے ملک میں عرصہ دراز سے دعوات صوفیہ نور بخشیہ مصنفہ شاہ ہمدانؒ مبلغ اسلام پاک و ہند نایاب ہو چکی تھی جس کو دوبارہ منظر عام پر لانے کی ضرورت کے پیش نظر جامعہ اسلامیہ نور بخشیہ خپلو چھی (رجسٹرڈ) اور ندوۃ الاسلامیہ نور بخشیہ پاکستان (رجسٹرڈ) کے تعاون سے اس کتاب کی چھپائی کا بندوبست کرنے کا فیصلہ ہوا۔ خازن کو اخراجات کی

منظوری دے دی گئی۔ دعوات صوفیہ نوربخشیہ مناسب قیمت پر درج ذیل پتوں سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

۱۔ فانو محمد امین، جنرل سیکرٹری جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد۔

۲۔ محمد یوسف نوربخش کراچی۔

۳۔ صدیقی سٹیشنرز سکردو۔

۴۔ شاہ ہمدان میڈیکل ہال، خپلو۔

۵۔ بلتت میڈیکل ہال نزد ڈی ایچ کیو ہسپتال، سکردو۔

۶۔ فالکن میڈیکوز خپلو، گنگچھے

۷۔ فیض بخش میڈیکل ہال، گنگچھے۔

۸۔ اخوند حسن فوٹو سٹیٹ سنٹر، خپلو۔

۹۔ الرضا جنرل سٹور، فوٹو سٹیٹ، اسلحہ ڈیلر، خپلو۔

۱۰۔ اخوند عبدالرحیم نقیبو، اے سی آفس، مشہ بروم، تھگس۔

محمد رضا، سیکرٹری جنرل
جامع اسلامیہ نوربخشیہ خپلو

یوم ولادت حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا

محمد بشیر آفتاب
متعلم جامعہ نعیمیہ لاہور

انجمن صوفیہ نوربخشیہ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام آج بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۹۹۵ء بعد نماز جمعہ جامعہ مسجد صوفیہ نوربخشیہ لاہور میں ایک پروقار تقریب بسلسلہ یوم ولادت حضرت فاطمہ خاتون جنت سلام اللہ علیہا منعقد ہوئی۔ اس پروقار تقریب کی صدارت حضرت علامہ مولانا محمد علی صاحب خطیب جامع مسجد ہذا نے کی۔ اس جلسہ میں لاہور کے مقامی علماء کرام اور مختلف مدارس میں پڑھنے والے طلباء کرام اور دیگر عوام الناس نے شرکت کی۔ جامع نعیمیہ کے ہونہار طالب علم جاوید علی سالک نے شان اہلبیت کو واضح الفاظ میں پیش کیا اس کے بعد دوسرے مقرر ہونہار طالب علم جابر علی نے بھی بہترین انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مولانا محمد تقی نے سیرت فاطمہ پر واضح الفاظ میں روشنی ڈالی۔ دیگر مقررین نے بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ دور حاضر کے خواتین کے لئے فلاح کا نمونہ صرف اور صرف حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی میں موجود ہے۔

آخر میں صدر جلسہ مولانا محمد علی نے صدارتی خطبہ اور دعا کے ساتھ اس مبارک تقریب کا اختتام کیا۔

سیرت فاطمہ زہرا نمونہ حیات ہے

تنظیم فدائیان آل رسولؐ صوفیہ نوربخشیہ کریس بلتستان کے زیر اہتمام ۲۰ جمادی الثانی بمطابق ۱۹ نومبر ۱۹۹۵ء کو مسجد نوربخشیہ اوڑواپائین میں ایک محفل بسلسلہ تعبیر رسولؐ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا منعقد ہوئی اس محفل سے ممتاز عالم دین مولانا محمد علی عارف نے خطاب کیا۔ مولانا موصوف نے اپنے خطاب میں اہل بیت اطہارؑ کے فضائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے جگر پارہ رسولؐ حضرت فاطمہؑ کی ولادت کے موقع پر تمام مسلمانان عالم کو ہدیہ مبارک پیش کیا اور یہ بات زور دے کر کہی کہ زنان عالم کیلئے حضرت فاطمہؑ کی پاک سیرت نمونہ حیات ہے۔

بزم طلباء بلتستان کا قیام

انور علی شہزاد تھلوی
نشر و اشاعت سیکرٹری
بزم طلباء بلتستان لاہور

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۹۵ء بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں بزم نشست طلباء بلتستان کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی۔

اس نشست میں بزم کے عہدیداروں کا بھی اعلان کیا گیا جس کے تحت مندرجہ ذیل عہدیداروں کو منتخب کیا گیا۔

۱۔ مولانا علی موسیٰ، صدر

۲۔ مولانا شاء اللہ، نائب صدر

۳۔ محمد حسین حیدری، جنرل سیکرٹری

۴۔ محمد بشیر آفتاب، فنانس سیکرٹری
۵۔ انور علی شہزاد، نشرواشاعت سیکرٹری
۶۔ جاوید علی سالک، پروپیگنڈہ سیکرٹری
۷۔ محمد جابر انصاری، انتظامیہ سیکرٹری

اس موقع پر تمام عہدیداروں سے اپنی ذمہ داریاں نبھانے کا حلف لیا گیا آخر میں جناب مولانا علی موسیٰ صاحب کی اختتامی دعا کے ساتھ یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

میرواعظ سید نواز حسین شگری صحت یاب ہو گئے۔

احباب حلقۂ تصوف کے لئے یہ بڑی مسرت بات ہے کہ جناب سید نواز حسین صاحب، میر واعظ خانقاہ معلی گلاب پور شگر واسسٹنٹ ہیڈماسٹر ہائی سکول گلاب پور جن کا ڈسٹرکٹ ہسپتال سکردو میں کامیاب اپریشن ہوا تھا اب مکمل طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں اور بحمد للہ اپنی ڈیوٹی بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔ سید نواز حسین نے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے ہسپتال اور گھر میں ان کی تیمارداری کی اور ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی۔

اپیل

یعقوب علی

صدر، این وائی ایف، دم سم یونٹ

این وائی ایف دم سم یونٹ کے صدر کی حیثیت سے نوائے صوفیہ کے ذریعے ملت نوربخشیہ کے تمام علمائے کرام، طلباء اور دانشور حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں اور ملت نوربخشیہ کی ترویج و ترقی کے لئے این وائی ایف کے ہاتھ مضبوط کریں کیونکہ این وائی ایف ہی واحد تنظیم ہے جو ملت کے حقوق کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سینو یونٹ کا انتخاب

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سینو یونٹ کے زیر اہتمام ایک اہم اجلاس ۱۹ ستمبر ۱۹۹۵ء کو زاہد اسلامک لائبریری سینو میں منعقد ہوا۔ جس میں طلبہ وجوانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جلسے کا آغاز سید حامد حسین نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ جناب سید ذاکر حسین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہماری قوم میں مذہبی جذبے کی کمی نہیں ہے۔ قوم اب کافی حد تک بیدار ہو چکی ہے لیکن قوم کو چلانے کے لئے ایک منظم تنظیم نہیں تھی جو قوم کے مسائل کو حل کرنے کے لئے جدوجہد کرے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کا قیام قابل تحسین ہے۔ انشاء اللہ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن قوم کی امنگوں پر پورا اترے گی اور قوم کی شیرازہ بندی کرے گی۔ جناب ناصر حسین نے اپنے خطاب میں کہا کہ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن تمام جائز حقوق کے لئے جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم کا اصل نصب العین قوم کے جوانوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا ہے اور جوانوں کے اندر صحیح مذہبی جذبہ پیدا کرنا اور ان میں صحیح اسلامی تعلیمات کو ان کے ذہنوں میں راسخ کرنا ہے۔ آپ نے طالب علموں کو زور دے کر کہا کہ آپ کی توجہ صرف اور صرف حصول علم کے لئے وقف ہونی چاہئے جب تک نوجوان طبقہ زیور تعلیم سے آراستہ نہیں ہوگا کوئی بھی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ آپ نے کہا کہ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن وقت کے چیلنجوں کا بڑی خوبی کے ساتھ مقابلہ کرے گی۔

اس موقع پر درج ذیل عہدیداروں کو ۹۶-۱۹۹۵ء کے لئے منتخب کیا گیا۔

۱۔ صدر، سید ذاکر حسین
۲۔ نائب صدر، محمد خلیل
۳۔ جنرل سیکرٹری، غلام عباس
۴۔ ڈپٹی جنرل سیکرٹری، سید مظفر علی حمید
۵۔ فنانس سیکرٹری، محمد ابراہیم
۶۔ ڈپٹی فنانس سیکرٹری، محمد حسین طالب علم
۷۔ رابطہ سیکرٹری، محمد ایوب
۸۔ ڈپٹی رابطہ سیکرٹری، محمد اشرف
۹۔ سیکرٹری نشرواشاعت، غلام محمد (باقی صفحہ نمبر ۲۹ پر)

مراسلات

ادارہ کا مراسلہ نگار کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

ہومیوڈاکٹر ایم۔ اے شاہد

رسالہ نوائے صوفیہ یہاں جنگلوں اور پہاڑ کی چوٹیوں پر رہنے والوں کے لئے فرائض دینی معلومات کا بیش بہا خزانہ ثابت ہو رہا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ یہ رسالہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے اور دین حق کی آواز دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا ذریعہ بنے۔ (آمین)

(نائیک روزی محمد)

علامہ بشیر صاحب۔ ماہنامہ نوائے صوفیہ ہمیں ہر ماہ میں وصول ہوتا ہے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اس کی اشاعت پر میں آپ لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی عمر بھی آپ کو لگ جائے اور قوم کو آپ کی عالمانہ اور فاضلانہ رہنمائی میں مشن شاہ ہمدان و شاہ سید کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (سپاہی حبیب اللہ کھرکوئی)

نوائے صوفیہ پڑھ کر بہت لطف اٹھایا۔ رسالہ نوائے صوفیہ کی وساطت سے دینی مسائل اور مذہب کے تازہ ترین خبروں سے آگاہ ہوتا رہتا ہوں اور امید ہے کہ آئندہ بھی آگاہ ہوتا رہوں گا۔

(محمد بشیر آزاد سکساوی)

نوائے صوفیہ کا قاری ہوں لیکن خط پہلی بار لکھ رہا ہوں اور امید ہے کہ آپ اسے ضرور نوائے صوفیہ میں جگہ دیں گے۔ آپ لوگ نوائے صوفیہ کے ذریعے ہمارے دین کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کار خیر اپنی درگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

(محمد یوسف چھوبرٹ پھر توک، سکردو)

ناچیز نوائے صوفیہ کا قاری ہے۔ ماشاء اللہ جب سے نوائے صوفیہ شائع ہوا ہے اس وقت سے اب تک بہت سے مسائل کے بارے میں ہم نے معلومات حاصل کی ہیں۔ اور آئندہ بھی ہم انشاء اللہ اس سے مستفید ہوتے رہیں گے۔

(شیر علی صدیقی، کراچی)

مجھے مارچ اور مئی کا رسالہ نہیں ملا کیا وجہ ہے میں نے بازار سے لیا ہے۔ شاید بھول گئے ہوں گے۔ جب بھی رسالہ ملتا ہے دل میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ بندہ رسالے کا بہت شوقین ہے۔ لہذا ناراضی معاف، وقت پر ارسال کریں۔

(محمد اسحاق شاکر)

نوائے صوفیہ تصوف کا واحد ترجمان ہے مجھے بھی مستقل خریدار بنا لیں۔ ایک مضمون ارسال کر رہا ہوں، شائع کر دیں۔

(اخون غلام علی نوری، خپلو)

۲۔ بندہ کو پچھلے دو ماہ سے نوائے صوفیہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ رسالے کے معیاری مضامین پڑھ کر دل چاہ رہا ہے کہ مستقل خریدار بن جاؤں۔ براہ کرم رسالہ ارسال کریں۔

(جواب: آپ مبلغ۔/120 روپے ارسال کریں)

(نائب صوبیدار محمد ابراہیم خلیل)

آپ حضرات نے نوائے صوفیہ کو ماہنامہ بنا کر مذہب حقہ کی تبلیغ کا جو فریضہ ادا کیا ہے۔ یہ قابل تحسین ہے۔ میں مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں۔ رقم ارسال کر دی ہے۔

(غلام حسن فرانو)

نوائے صوفیہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اس میں اولیائے کرام کے حالات زندگی پڑھ کر دل کو سکون نصیب ہوتا ہے۔ میں مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں رقم ارسال خدمت ہے۔

(نائیک سجاد حسین عباسی)

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں ۔ اب مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں کیونکہ گلشن تصوف کے پروانے جب تک اندر کی دنیا کی سیر نہ کریں تب تک اس چمن کی حقیقی مہک سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے ۔ امید ہے مجھے بھی اس بزم تصوف میں شامل کر کے رسالہ روانہ کریں گے ۔ رقم منی آرڈر کروں گا۔

(کلرک سخاوت حسین)

نوائے صوفیہ تسلسل کے ساتھ مل رہا ہے۔ مگر رسالہ کے لئے چند سوالات ارسال کئے تھے ۔ وہ شائع نہ ہو سکے ۔ براہ کرم ان سوالوں کا علامہ صاحب سے جواب لکھوا کر شائع کرا دیں۔

(نائیک علی حسن)

۔ نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں اگست کے شمارے میں ذاکر حسین ذاکر صاحب کا ترانہ پڑھ کر انتہائی خوشی حاصل ہوئی۔ شکر ہے کہ مذہب حقہ میں بھی ایسی شخصیات موجود ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو مزید ترقی دے ۔ (آمین)

(محمد اقبال سرمیکیؔ، سکردو)

رسالہ حذا کا پرانا قاری ہوں رسالہ کی پروف ریڈنگ میں بعض اوقات کچھ غلطیاں رہ جاتی ہیں ۔ براہ کرم خیال کیا کریں۔ مجموعہ شریعت محمدیہ کو زیادہ سے زیادہ جگہ دیا کریں تاکہ عوام الناس دینی مسائل سے روشناس ہو جائیں۔

(محمد بشیر آفتاب، جامعہ نعیمیہ لاہور)

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں ۔ کارکنان نوائے صوفیہ کے خلوص اور انتھک محنت کے نتیجے میں شاہ سید اور شاہ ہمدانؒ کے ارشادات گھر گھر پہنچ رہے ہیں۔ اگست کے شمارے میں سید امجد زیدی اور ذاکر صاحب کا ترانہ بہت پسند آیا ۔ (غلام حسن کوروی، گلشن ٹاؤن)

نوائے صوفیہ شمارہ نمبر 9 پڑھ کر بے حد خوشی حاصل ہوئی ۔ ایک عدد مضمون ارسال خدمت ہے۔ شائع کرا دیں اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دگنی رات چگنی ترقی دے ۔ (آمین)

(الطاف حسین، ہائی سکول، مچلو)

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں ۔ اس رسالے کے مطالعے سے دل کو سکون ملتا ہے اور شرعی مسائل سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

(سلمان علی ساقی کونیسی، ڈی ایچ کیو ہسپتال، سکردو)

نوائے صوفیہ کا قاری ہوں ۔ یہ رسالہ مذہب کا وہ چشمہ ہے جس سے ہر فرد فیض حاصل کر سکتا ہے۔ میں علماء کرام اور دانشوروں سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ باہمی مسائل کو مل بیٹھ کر حل کریں ۔ تفرقہ بازی سے گریز کریں ۔ تاکہ عوام کے درمیان بے چینی نہ پھیلے۔

(یوسف علی شمیم سکساوی، کراچی)

نوائے صوفیہ مذہب نوربخشیہ کے پیروکاروں کے لئے ذہنی انقلاب کا باعث ہے اس کی اشاعت کو دل کی گہرائیوں سراہتے ہیں یہ رسالہ خواب خرگوش میں مدہوش قوم کی بیداری اور تبلیغ کا واحد ذریعہ ہے۔ ڈاکٹر غازی صاحب کے مضامین بہت پسند آئے ۔ (ممتاز حسین مفتی سرمیک)

۲۴۔ نوائے صوفیہ مذہب حقہ کی ترقی اور نوجوانوں کی دینی مسائل سے آگاہی کا ذریعہ بن رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو مزید ترقی دے (آمین)

(محمد اسحاق شاکر کندوس)

۲۵۔ نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں ۔ مذہبی اشاعت کے میدان میں یہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ سب کی پرخلوص جدوجہد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ مجھے رسالہ میرے نام پر ارسال کریں۔

(محمد الیاس معروفی فاؤنڈیشن کراچی)

۲۶۔ نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں ۔ آپ حضرات کی کاوشوں سے یہ خوب سے خوب تر ہو رہا ہے۔ توبہ کے عنوان سے ایک مضمون ارسال خدمت ہے قابل اشاعت ہے تو شائع کریں ۔ (منظور حسین سرمیکی کراچی)

(باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر)

The Monthly NAWA-I-SUFIA Islamabad
Reg. No. B/1-D-97

چہل مقام صوفیہ

۱۔ نیت

۲۔ خلوت

۳۔ ارادت

۴۔ توبہ

۵۔ مجاہدہ

۶۔ مراقبہ

۷۔ صبر

۸۔ ذکر

۹۔ مخالفت نفس

۱۰۔ رضا

۱۱۔ موافقت

۱۲۔ تعلیم

۱۳۔ توکل

۱۴۔ زہد

۱۵۔ عبادت

۱۶۔ ورع

۱۷۔ اخلاص

۱۸۔ صدق

۱۹۔ خوف

۲۰۔ رجا

۲۱۔ فنا

۲۲۔ بقا

۲۳۔ علم الیقین

۲۴۔ حق الیقین

۲۵۔ معرفت

۲۶۔ ولایت

۲۷۔ محبت

۲۸۔ شوق

۲۹۔ ہیبت

۳۰۔ قرب

۳۱۔ خلوص

۳۲۔ انس

۳۳۔ وصال

۳۴۔ کشف

۳۵۔ مخاطرہ

۳۶۔ تجرید

۳۷۔ تفرید

۳۸۔ انبساط

۳۹۔ حیرت

۴۰۔ تصوف

تقابل ادیان

غلام نبی

(۳) تبتیم:

اس حصہ میں بارہ کتابیں ہیں جو تین حصوں پر مشتمل ہے۔

(الف) الکتب الا لذمہ مضامیر (زبور) الامثال سلیمان و ایوب

(ب) پانچ محلات اشعار مشلّا راتوت اور ارمیہ کے اشعار

(ج) کتب دانیال عزار نحمیئہ اخبار ایام اول اخیار ایام للثانی۔ یہ کل ۱۹۳ اسفار ہے جبکہ رومن کیتھولک کے نزدیک ان کی تعداد سو ہے۔

بخت مصر کے یروشلم پر حملہ کے وقت یہ کتاب تلف ہو گئی اور اس کے بعد صرف ربانیوں کے حافظوں کے ذہن میں محفوظ رہی پھر ایک ربانی (عزار نے) ازراء نے ان کو جمع کیا تو چار سو قبل مسیح میں رومی بادشاہ نے پھر یونانیوں کو تہس نہس کر دیا اور ازرا کی جمع کردہ توریت جلادی پھر یہوہ حقانی نے توریت جمع کی مگر پھر رومیوں نے اسے جلادیا۔ ربی ازرا نے اسے یونانی سے عبرانی میں منتقل کیا آخرکار شاہ مصر بطالی موس نے یونان سے توریت کو پھر جمع کیا۔

طالمود

یہود کے نزدیک توریت مکمل کتاب مقدس نہیں بلکہ کچھ روایات اور بھی ہیں جو کہ وحی غیر مکتوب ہے اور یہ روایات حضرت ہارون علیہ السلام اور ان کی اولاد کی وساطت سے ازراد تک پہنچی۔ ازرا نے توریت کی کتابت کے لئے علماء کی مجلس قائم کی آخری رکن شمعون ۳ سو قبل مسیح میں ہوا۔ یہ سلسلہ ایک عالم سے دوسرے عالم کے پاس منتقل ہوتا رہا۔ دوسری صدی عیسوی کے نصف آخر میں یوخاس نے اسے مجموعی شکل میں مدون کرنا شروع کردیا۔

۲۰۶ عیسوی میں ربی یہودہ نے اسے مدون کیا اس تمام عرصہ کی روایات کو طالمود کہتے ہیں اس کو مدون کرنے کے بعد اس کا نام مشنا رکھ دیا اس کے دو معنی ہیں۔

(۱) زبانی تعلیم (۲) شریعت مکرارہ۔ کیونکہ یہ توریت میں بیان کردہ باتوں کی تکرار بھی ہے اور تکمیل بھی۔ دراصل علماء بنی اسرائیل کے عہد نامہ عتیق کی روشنی میں قائم شدہ روایات پر مبنی ہے کیونکہ عام لوگوں کے لئے اس کا سمجھنا آسان نہ تھا چنانچہ بعد میں اس کی تفسیر لکھی گئی جس کا نام جمارہ رکھا گیا۔

طالمود دو ہیں (۱) فلسطینی۔ یہ مختصر اور جامع ہے چوتھی صدی عیسوی میں اس کی تکمیل ہوئی۔ یہ مشنا پر مبنی فلسطینی عالموں کی تفسیر پر مبنی ہے۔

(۲) بابلی۔ اس کے لکھنے میں فلسطینی طالمود سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اور یہ حجم میں تین گنا بڑی ہے چھٹی صدی عیسوی میں مکمل ہوئی اور یہ مشنا پر بابلی علماء کی تفسیر ہے۔ (دونوں کی مشنا ایک اور متن علیحدہ علیحدہ تھا۔)

یہود کے نزدیک طالمود کی اہمیت

یہود طالمود کو بہت اہمیت دیتے ہیں ان کے نزدیک توریت کو طالمود کے بغیر سمجھنا مشکل ہے۔ توریت بمنزلہ روٹی اور طالمود بمنزلہ سالن کے ہے جو طالمود کو نہ پڑھے اس کا کوئی خدا نہیں ان کے نزدیک موسیٰ کی شریعت کی مخالفت کرنے والا بخشا جاسکتا ہے لیکن طالمود کا انکار کرنے والا قتل کیا جانا چاہئے۔

طالمود کی عمومی تعلیمات

(۱) تالمود کے نزدیک خدا اپنے افعال پر نادم ہوتا ہے مثلاً یہود کو نقصان دینے اور حیات ابدی کو روک دینے کی قسم پر بہت نادم ہوا اور خدا مصدر شر ہے۔ (نعوذ باللہ)

(۲) طالمود کے نزدیک یہود کی ارواح خدا کی روح کا جزو ہیں۔ گویا طالمود میں تناسخ کا تصور بھی موجود ہے (روح غیر فانی ہے۔)